ف۲ یہ آرزوئیں یا وقت نزع عذاب دیکھ کر ہوں گی جب کافر کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ گمراہی میں تھا یا آخرت میں روز قیامت کے شدائد اور اہوال اور اپنا انجام و مآل دیکھ کر زجاج کا قول ہے کہ کافر جب کبھی اپنے احوال عذاب اور مسلمانوں پر اللہ کی رحمت دیکھیں گے ہر مرتبہ آرزوئیں کریں گے کہ ف۳ اے مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝٢ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا

بہت آرزوئیں کریں گے کافر ف۲ کاش مسلمان ہوتے انھیں چھوڑو ف۳ کہ کھائیں

وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝٣ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ

اور برتیں ف۴ اور امید ف۵ انھیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں ف۶ جو بستی ہم نے ہلاک کی

قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ۝٤ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا

اس کا ایک جانا ہوا نوشتہ تھا ف۷ کوئی گروہ اپنے وعدہ سے آگے نہ بڑھے نہ پیچھے

يَسْتَأْخِرُونَ ۝٥ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ

ہٹے اور بولے ف۸ کہ اے وہ جن پر قرآن اترا بے شک تم

لَمَجْنُونٌ ۝٦ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝٧

مجنون ہو ف۹ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے ف۱۰ اگر تم سچے ہو ف۱۱

مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ ۝٨ إِنَّا

ہم فرشتے بیکار نہیں اتارتے اور وہ اتریں تو انھیں مہلت نہ ملے ف۱۲ بے شک

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝٩ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ

ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں ف۱۳ اور بیشک ہم نے تم سے پہلے

قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ۝١٠ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا

اگلی امتوں میں رسول بھیجے اور ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر اس سے

بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝١١ كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۝١٢

ہنسی کرتے ہیں ف۱۴ ایسے ہی ہم اس ہنسی کو ان مجرموں ف۱۵ کے دلوں میں راہ دیتے ہیں

لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ۝١٣ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

وہ اس پر ف۱۶ ایمان نہیں لاتے اور اگلوں کی راہ پڑ چکی ہے ف۱۷ اور اگر ہم ان کے لیے

بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ۝١٤ لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ

آسمان میں کوئی دروازہ کھول دیں کہ دن کو اس میں چڑھتے جب بھی یہی کہتے کہ ہماری نگاہ

ف۴ دنیا کی لذتیں۔

ف۵ تنعم و تلذذ و طول حیات کی جس کے سبب وہ ایمان سے محروم ہیں۔

ف۶ اپنا انجام کار اس میں تنبیہ ہے کہ لمبی امیدوں میں گرفتار ہونا اور لذاتِ دُنیا کی طلب میں غرق ہو جانا ایمان دار کی شان نہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لمبی امیدیں آخرت کو بھلاتی ہیں اور خواہشات کا اتباع حق سے روکتا ہے۔

ف۷ لوح محفوظ میں اسی معین وقت پر وہ ہلاک ہوئی۔

ف۸ کفارِ مکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

ف۹ ان کا یہ قول تمسخر اور استہزاء کے طور پر تھا جیسا کہ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت کہا تھا اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ۔

ف۱۰ جو تمہارے رسول ہونے اور قرآن شریف کے کتاب الٰہی ہونے کی گواہی دیں۔

ف۱۱ اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے۔

ف۱۲ فی الحال عذاب میں گرفتار کر دیئے جائیں۔

ف۱۳ کہ تحریف و تبدیل و زیادتی و کمی سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں تمام جن و انس اور ساری خلق کے مقدور میں نہیں ہے کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی کرے یا تغییر و تبدیل کر سکے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اس لیے یہ خصوصیت صرف قرآن شریف ہی کی ہے دوسری کسی کتاب کو یہ بات میسر نہیں یہ حفاظت کئی طرح پر ہے ایک یہ کہ قرآن کریم کو معجزہ بنایا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے۔ ایک یہ کہ اس کو معارضے اور مقابلے سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو۔ ایک یہ کہ ساری خلق کو اس کے نیست و نابود اور معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار باوجود کمال عداوت کے اس کتاب مقدس کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں۔

ف۱۴ اس آیت میں بتایا گیا کہ جس طرح کفارِ مکہ نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جاہلانہ باتیں کیں اور بے ادبی سے آپ کو مجنون کہا قدیم زمانہ سے کفار کی انبیاء کے ساتھ یہی عادت رہی ہے اور وہ رسولوں کے ساتھ تمسخر کرتے رہے اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے ف۱۵ یعنی مشرکین مکہ ف۱۶ یعنی سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا قرآن پر ف۱۷ کہ وہ انبیاء کی تکذیب کر کے عذاب الٰہی سے ہلاک ہوتے رہے ہیں یہی حال ان کا ہے تو انھیں عذاب الٰہی سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔

ف۱۸ یعنی ان کفار کا عناد اس درجہ پر پہنچ گیا ہے کہ اگر ان کے لیے آسمان میں دروازہ کھول دیا جائے اور انھیں اس میں چڑھنا میسّر ہو اور دن میں اس سے گزریں اور آنکھوں سے دیکھیں جب بھی نہ مانیں اور یہ کہہ دیں کہ ہماری نظر بندی کی گئی اور ہم پر جادو ہوا تو جب خود اپنے معائنہ سے انھیں یقین حاصل نہ ہوا تو ملائکہ کے آنے اور گواہی دینے سے جس کو یہ طلب کرتے ہیں انھیں کیا فائدہ ہوگا۔ ف۱۹ جو کواکب سیارہ کے منازل ہیں وہ بارہ ہیں حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔ ف۲۰ ستاروں سے۔

أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ

باندھ دی گئی ہے بلکہ ہم پر جادو ہوا ہے ف۱۸ اور بیشک ہم نے آسمان میں بُرج

بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ﴿۱۶﴾ وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ

بنائے ف۱۹ اور اُسے دیکھنے والوں کیلئے آراستہ کیا ف۲۰ اور اُسے ہم نے ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا

رَّجِيمٍ ﴿۱۷﴾ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ ﴿۱۸﴾

ف۲۱ مگر جو چوری چھپے سننے جائے تو اس کے پیچھے پڑتا ہے روشن شعلہ ف۲۲

وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ

اور ہم نے زمین پھیلائی اور اس میں لنگر ڈالے ف۲۳ اور اس میں ہر چیز اندازے سے

شَيْءٍ مَّوْزُونٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُ

اگائی اور تمہارے لیے اس میں روزیاں کردیں ف۲۴ اور وہ کردیے جنھیں تم

بِرَازِقِينَ ﴿۲۰﴾ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا

رزق نہیں دیتے ف۲۵ اور کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں ف۲۶ اور ہم اسے نہیں اتارتے مگر

بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿۲۱﴾ وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ

ایک معلوم اندازے سے اور ہم نے ہوائیں بھیجیں بادلوں کو باور کرنے والیاں ف۲۷ تو ہم نے آسمان سے

مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ ﴿۲۲﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي

پانی اتارا پھر وہ تمھیں پینے کو دیا اور تم کچھ اس کے خزانچی نہیں ف۲۸ اور بیشک ہمیں جلائیں

وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ

اور ہمیں ماریں اور ہمیں وارث ہیں ف۲۹ اور بیشک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں آگے بڑھے

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ﴿۲۴﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ

اور بیشک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں پیچھے رہے ف۳۰ اور بیشک تمہارا رب ہی انھیں قیامت میں اُٹھائیگا ف۳۱

عَلِيمٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿۲۶﴾

بیشک وہی علم و حکمت والا ہے۔ اور بیشک ہم نے آدمی کو ف۳۲ بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو اصل میں ایک سیاہ بو دار گارا تھی ف۳۳

ف۲۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ شیاطین آسمانوں میں داخل ہوتے تھے اور وہاں کی خبریں کاہنوں کے پاس لاتے تھے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو شیاطین تین آسمانوں سے روک دیئے گئے جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو تمام آسمانوں سے منع کر دیئے گئے۔

ف۲۲ شہاب اس ستارہ کو کہتے ہیں جو شعلہ کے مثل روشن ہوتا ہے اور فرشتے اس سے شیاطین کو مارتے ہیں۔

ف۲۳ پہاڑوں کے تاکہ ثابت وقائم رہے اور جنبش نہ کرے۔

ف۲۴ غلے پھل وغیرہ۔

ف۲۵ باندی غلام چوپائے اور خدام وغیرہ۔

ف۲۶ خزانے ہونا عبارت ہے اقتدار و اختیار سے معنی یہ ہیں کہ ہم ہر چیز کے پیدا کرنے پر قادر ہیں جتنی چاہیں اور جو اندازہ مقتضائے حکمت ہو۔

ف۲۷ جو آبادیوں کو پانی سے بھرتی اور سیراب کرتی ہیں۔

ف۲۸ کہ پانی تمہارے اختیار میں ہو باوجودیکہ تمھیں اس کی حاجت ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور بندوں کے عجز پر دلالت عظیم ہے۔

ف۲۹ یعنی تمام خلق فنا ہونیوالی ہے اور ہمیں باقی رہنے والے ہیں اور مدعی ملک کی ملک ضائع ہو جائے گی اور سب مالکوں کا مالک باقی رہے گا۔

ف۳۰ یعنی پہلی امتیں اور امت محمدیہ جو سب امتوں میں پچھلی ہے یا وہ جو طاعت و خیر میں سبقت کرنے والے ہیں اور جو سستی سے پیچھے رہ جانے والے ہیں یا وہ جو فضیلت حاصل کرنے کیلئے آگے بڑھنے والے ہیں اور جو عذر سے پیچھے رہ جانے والے ہیں شان نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جماعت نماز کی صف اول کے فضائل بیان فرمائے تو صحابہ صف اول حاصل کرنے میں نہایت کوشاں ہوئے اور ان کا ازدحام ہونے لگا اور جن حضرات کے مکان مسجد شریف سے دور تھے وہ اپنے مکان بیچ کر قریب مکان خریدنے پر آمادہ ہوگئے تاکہ صف اول میں جگہ ملنے سے کبھی محروم نہ ہوں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انھیں تسلی دی گئی کہ ثواب نیتوں پر ہے اور اللہ تعالیٰ اگلوں کو بھی جانتا ہے اور جو عذر سے پیچھے رہ گئے ہیں ان کو بھی جانتا ہے اور ان کی نیتوں سے بھی خبردار ہے اور اس پر کچھ مخفی نہیں ہے۔ ف۳۱ جس حال پر وہ مرے ہوں گے۔ ف۳۲ یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو۔ ف۳۳ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو زمین سے ایک مشت خاک لی اس کو پانی میں خمیر کیا جب وہ گارا سیاہ ہو گیا اور اس میں بُو پیدا ہوئی تو اس میں صورت انسانی بنائی پھر وہ سوکھ کر خشک ہو گیا تو جب ہوا اس میں جاتی تو وہ بجتا اور اس میں آواز پیدا ہوتی جب آفتاب کی تمازت سے وہ پختہ ہو گیا تو اس میں رُوح پھونکی اور وہ انسان ہو گیا۔

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ

اور جنّ کو اس سے پہلے بنایا بے دھوئیں کی آگ سے ف۳۴ اور یاد کرو جب تمہارے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾

ربّ نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں آدمی کو بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے

فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۲۹﴾

تو جب میں اسے ٹھیک کر لوں اور اس میں اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک دوں ف۳۵ تو اس ف۳۶ کیلئے

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰۤی اَنْ یَّكُوْنَ

سجدے میں گر پڑنا تو جتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدے میں گرے۔ سوا ابلیس کے اس نے سجدہ والوں کا ساتھ

مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۲﴾

نہ مانا ف۳۷ فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا۔

قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ

بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بودار

حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ﴿۳۴﴾ وَّاِنَّ عَلَیْكَ

گارے سے تھی فرمایا تو جنّت سے نکل جا کہ تو مردود ہے اور بیشک قیامت تک

اللَّعْنَةَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾

تجھ پر لعنت ہے ف۳۸ بولا اے میرے ربّ تو مجھے مہلت دے اس دن تک کہ وہ

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۳۷﴾ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ

اٹھائے جائیں ف۳۹ فرمایا تو ان میں ہے جن کو اس معلوم وقت کے دن تک مہلت ہے ف۴۰ بولا اے

رَبِّ بِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ

ربّ میرے قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں انہیں زمین میں بھلاوے دوں گا ف۴۱ اور ضرور میں ان سب کو

اَجْمَعِیْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ

ف۴۲ بے راہ کر دوں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں ف۴۳ فرمایا یہ راستہ سیدھا میری طرف

ف۳۴ جو اپنی حرارت و لطافت سے مساموں میں نفوذ کر جاتی ہے۔

ف۳۵ اور اس کو حیات عطا فرما دوں۔

ف۳۶ کی تحیت و تعظیم

ف۳۷ اور حضرت آدم علیہ السّلام کو سجدہ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے

ف۳۸ کہ آسمان و زمین والے تجھ پر لعنت کریں گے اور جب قیامت کا دن آئے گا تو اس لعنت کے ساتھ ہمیشگی کے عذاب میں گرفتار کیا جائے گا جس سے کبھی رہائی نہ ہو گی۔ یہ سُن کر شیطان۔

ف۳۹ یعنی قیامت کے دن تک اس سے شیطان کا مطلب یہ تھا کہ وہ کبھی نہ مرے کیونکہ قیامت کے بعد کوئی نہ مرے گا اور قیامت تک کی اس نے مہلت مانگ ہی لی لیکن اس کی دُعا کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح قبول کیا کہ

ف۴۰ جس میں تمام خلق مر جائے گی اور وہ نفخہ اولیٰ ہے تو شیطان کے مردہ رہنے کی مدّت نفخہ اُولیٰ سے نفخہ ثانیہ تک چالیس برس ہے اور اس کو قدر مہلت دینا اس کے اکرام کے لیے نہیں بلکہ اس کی بلا و شقاوت اور عذاب کی زیادتی کے لیے ہے۔ یہ سُن کر شیطان۔

ف۴۱ یعنی دنیا میں گناہوں کی رغبت دلاؤں گا۔

ف۴۲ دلوں میں وسوسہ ڈال کر۔

ف۴۳ جنہیں تو نے اپنی توحید و عبادت کے لیے برگزیدہ فرما لیا ان پر شیطان کا وسوسہ اور اس کا کید نہ چلے گا۔

عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا

آتا ہے۔ بیشک میرے ف۴۴ بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوا ان گمراہوں کے جو

مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۳﴾

تیرا ساتھ دیں ف۴۵ اور بیشک جہنم ان سب کا وعدہ ہے ف۴۶

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِکُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ

اس کے سات دروازے ہیں ف۴۷ ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے ف۴۸ بیشک ڈر والے

فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ

باغوں اور چشموں میں ہیں ف۴۹ ان میں داخل ہو سلامتی کے ساتھ امان میں ف۵۰ اور ہم نے ان کے سینوں

صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۷﴾ لَا یَمَسُّهُمْ

میں جو کچھ ف۵۱ کینے تھے سب کھینچ لیے ف۵۲ آپس میں بھائی ہیں ف۵۳ تختوں پر روبرو بیٹھے نہ انھیں اس میں کچھ

فِیْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ اَنَا

تکلیف پہنچے نہ وہ اس میں سے نکالے جائیں خبر دو ف۵۴ میرے بندوں کو کہ بیشک میں

الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۹﴾ وَ اَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ﴿۵۰﴾ وَ نَبِّئْهُمْ

ہی ہوں بخشنے والا مہربان اور میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے اور انھیں احوال

عَنْ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ ﴿۵۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا

سناؤ ابراہیم کے مہمانوں کا ف۵۵ جب وہ اس کے پاس آئے تو بولے سلام ف۵۶ کہا ہمیں

مِنْکُمْ وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿۵۳﴾

تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے ف۵۷ انہوں نے کہا ڈریئے نہیں ہم آپ کو ایک علم والے لڑکے کی بشارت

قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ عَلٰۤی اَنْ مَّسَّنِیَ الْکِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا

دیتے ہیں ف۵۸ کہا کیا اس پر مجھے بشارت دیتے ہو کہ مجھے بڑھاپا پہنچ گیا اب کاہے پر بشارت دیتے ہو ف۵۹ کہا

بَشَّرْنٰکَ بِالْحَقِّ فَلَا تَکُنْ مِّنَ الْقٰنِطِیْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَ مَنْ یَّقْنَطُ

ہم نے آپ کو سچی بشارت دی ہے ف۶۰ آپ ناامید نہ ہوں کہا اپنے رب کی رحمت سے کون

ف۴۴ امیا نذار ف۴۵ یعنی جو کافر کہ تیرے مطیع و فرمانبردار ہو جائیں اور تیرے اتباع کا قصد کریں ف۴۶ ابلیس کا بھی اور اس کے اتباع کرنے والوں کا بھی ف۴۷ یعنی سات طبقے ابن جریج کا قول ہے کہ دوزخ کے سات درکات ہیں اول جہنم، لظیٰ، حطمہ، سعیر، سقر، جحیم، ہاویہ۔

ف۴۸ یعنی شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصوں میں منقسم ہیں ان میں سے ہر ایک کے لیے جہنم کا ایک درکہ معین ہے۔

ف۴۹ ان سے کہا جائے گا کہ۔

ف۵۰ یعنی جنت میں داخل ہو امن و سلامتی کے ساتھ نہ یہاں سے نکالے جاؤ نہ موت آئے نہ کوئی آفت رونما ہو کوئی خوف نہ پریشانی۔ ع ۳ ۱۹

ف۵۱ دنیا میں۔

ف۵۲ اور ان کے نفوس کو حقد و حسد و عناد و عداوت وغیرہ مذموم خصلتوں سے پاک کر دیا وہ۔

ف۵۳ ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر انھیں میں سے ہیں یعنی ہمارے سینوں سے عناد و عداوت اور بغض و حسد نکال دیا گیا ہے ہم آپس میں خالص محبت رکھنے والے ہیں اس میں روافض کا رد ہے۔

ف۵۴ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۵۵ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اس لیے بھیجا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرزند کی بشارت دیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کریں یہ مہمان حضرت جبریل علیہ السلام تھے مع کئی فرشتوں کے۔ وقف لازم

ف۵۶ یعنی فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا اور آپ کی تحیت و تکریم بجا لائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے۔

ف۵۷ اس لیے کہ بے اذن اور بے وقت آئے اور کھانا نہیں کھایا۔

ف۵۸ یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔

ف۵۹ یعنی ایسی پیرانہ سالی میں اولاد ہونا عجیب و غریب ہے کس طرح اولاد ہو گی کیا ہمیں پھر جوان کیا جائے گا یا اسی حالت میں بیٹا عطا فرمایا جائے گا فرشتوں نے ف۶۰ قضائے الٰہی اس پر جاری ہو چکی کہ آپ کے بیٹا ہو اور اس کی ذریت بہت پھیلے۔

مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾

ناامید ہو مگر وہی جو گمراہ ہوئے ف۶۱ کہا پھر تمہارا کیا کام ہے اے فرشتو ف۶۲

قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ

بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ف۶۳ مگر لوط کے گھر والے ان سب کو ہم بچالیں گے

اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَاۤ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ

ف۶۴ مگر اس کی عورت ہم ٹھہرا چکے ہیں کہ وہ پیچھے رہ جانیوالوں میں ہے ف۶۵ تو جب لوط کے

اٰلَ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ

گھر فرشتے آئے ف۶۶ کہا تم تو کچھ بیگانہ لوگ ہو ف۶۷ کہا بلکہ ہم تو آپ کے پاس

بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ

وہ ف۶۸ لائے ہیں جس میں یہ لوگ شک کرتے تھے ف۶۹ اور ہم آپ کے پاس سچا حکم لائے ہیں اور ہم بیشک سچے ہیں۔ تو اپنے

بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ

گھر والوں کو کچھ رات رہے لے کر باہر جائیے اور آپ ان کے پیچھے چلیے اور تم میں کوئی پیچھے پھر کر نہ

اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَقَضَيْنَاۤ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ

دیکھے ف۷۰ اور جہاں کو حکم ہے سیدھے چلے جائیے ف۷۱ اور ہم نے اُسے اس حکم کا فیصلہ سنا دیا کہ صبح ہوتے

هٰۤؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾

ان کافروں کی جڑ کٹ جائے گی ف۷۲ اور شہر والے ف۷۳ خوشیاں مناتے آئے

قَالَ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ ۙ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾

لوط نے کہا یہ میرے مہمان ہیں ف۷۴ مجھے فضیحت نہ کرو ف۷۵ اور اللہ سے ڈرو اور مجھے رسوا نہ کرو

قَالُوْۤا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰۤؤُلَآءِ بَنٰتِيْۤ اِنْ كُنْتُمْ

ف۷۶ بولے کیا ہم نے تمہیں منع نہ کیا تھا کہ اوروں کے معاملہ میں دخل نہ دو۔ کہا یہ قوم کی عورتیں میری بیٹیاں ہیں اگر

فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ ؕ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ

تمہیں کرنا ہے ف۷۷ اے محبوب تمہاری جان کی قسم ف۷۸ بیشک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔ تو دن نکلتے انہیں چنگھاڑ

ف۶۱ یعنی ہیں اس کی رحمت سے ناامید نہیں کیونکہ رحمت سے ناامید کافر ہوتے ہیں ہاں اس کی سنت جو عالم میں جاری ہے اس سے یہ بات عجیب معلوم ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے۔

ف۶۲ یعنی اس بشارت کے سوا اور کیا کام ہے جس کے لیے تم بھیجے گئے ہو۔

ف۶۳ یعنی قوم لوط کی طرف کہ ہم انھیں ہلاک کردیں۔

ف۶۴ کیونکہ وہ ایماندار ہیں۔

ف۶۵ اپنے کُفر کے سبب۔

ف۶۶ خوبصورت نوجوانوں کی شکل میں اور حضرت لوط علیہ السّلام کو اندیشہ ہُوا کہ قوم اُن کے درپے ہوگی تو آپ نے فرشتوں سے۔

ع ۱۶ — ۴

ف۶۷ نہ تو یہاں کے باشندے ہو نہ کوئی مسافرت کی علامت تم میں پائی جاتی ہے۔ کیوں آئے ہو فرشتوں نے۔

ف۶۸ عذاب جس کے نازل ہونے کا آپ اپنی قوم کو خوف دلایا کرتے تھے۔

ف۶۹ اور آپ کو جھٹلاتے تھے۔

ف۷۰ کہ قوم پر کیا بلا نازل ہوئی اور وہ کس عذاب میں مبتلا کئے گئے۔

ف۷۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حکم ملکِ شام کو جانے کا تھا۔

ف۷۲ اور تمام قوم عذاب سے ہلاک کردی جائے گی۔

ف۷۳ یعنی شہر سدوم کے رہنے والے حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہاں خوبصورت نوجوانوں کے آنے کی خبر سُن کر بہ ارادہ فاسد و بہ نیت ناپاک۔

ف۷۴ اور مہمان کا اکرام لازم ہوتا ہے۔ تم ان کی بے حرمتی کا قصد کرکے۔

ف۷۵ کہ مہمان کی رسوائی میزبان کے لیے خجالت و شرمندگی کا سبب ہوتی ہے ف۷۶ ان کے ساتھ بُرا ارادہ کرکے اس پر قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ السلام سے

ف۷۷ تو ان سے نکاح کرو اور حرام سے باز رہو اب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہے۔

ف۷۸ اور مخلوق الٰہی میں سے کوئی جان بارگاہ الٰہی میں آپ کی جان پاک کی طرح عزت و حرمت نہیں رکھتی اور اللہ تعالیٰ نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر کے سوا کسی کی عمر و حیات کی قسم نہیں فرمائی یہ مرتبہ صرف حضور ہی کا ہے اب اس قسم کے بعد ارشاد فرماتا ہے۔

ف۷۹ یعنی ہولناک آواز نے ف۸۰ اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام اس خطہ کو اُٹھا کر آسمان کے قریب لے گئے اور وہاں سے اوندھا کرکے زمین پر ڈال دیا ف۸۱ اور قافلے اس پر گزرتے ہیں اور غضب الٰہی کے آثار ان کے دیکھنے میں آتے ہیں ف۸۲ یعنی کافر تھے ایکہ جھاڑی کو کہتے ہیں ان لوگوں کا شہر سرسبز جنگلوں اور مرغزاروں کے درمیان تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان پر رسول بنا کر بھیجا ان لوگوں نے نافرمانی کی اور حضرت شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا۔

مُشْرِقِينَ ﴿٧٣﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ

نے آلیا ف۷۹ تو ہم نے اس بستی کا اوپر کا حصہ اس کے نیچے کا حصہ کردیا ف۸۰ اور ان پر کنکر کے پتھر

سِجِّيلٍ ﴿٧٤﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ

برسائے بے شک اس میں نشانیاں ہیں فراست والوں کے لیے اور بیشک وہ بستی اس راہ پر ہے

مُّقِيمٍ ﴿٧٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾ وَإِن كَانَ أَصْحَابُ

جو اب تک چلتی ہے ف۸۱ بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کو اور بیشک جھاڑی والے ضرور

الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ ﴿٧٨﴾ فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿٧٩﴾ وَلَقَدْ

ظالم تھے ف۸۲ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا ف۸۳ اور بیشک یہ دونوں بستیاں ف۸۴ کھلے راستہ پر پڑتی ہیں

كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ﴿٨٠﴾ وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا

ف۸۵ اور بیشک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف۸۶ اور ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں ف۸۷ تو وہ ان

مُعْرِضِينَ ﴿٨١﴾ وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ﴿٨٢﴾

سے منہ پھیرے رہے ف۸۸ اور وہ پہاڑوں میں گھر تراشتے تھے بے خوف ف۸۹

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ﴿٨٣﴾ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا

تو انھیں صبح ہوتے چنگھاڑ نے آلیا ف۹۰ تو ان کی کمائی کچھ ان کے کام نہ آئی

يَكْسِبُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ

ف۹۱ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے عبث نہ بنایا

وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ﴿٨٥﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ

اور بیشک قیامت آنے والی ہے ف۹۲ تو تم اچھی طرح درگزر کرو ف۹۳ بیشک تمہارا رب ہی

الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ

بہت پیدا کرنے والا جاننے والا ہے ف۹۴ اور بیشک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں ف۹۵ اور عظمت

الْعَظِيمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَ

والا قرآن اپنی آنکھ اُٹھا کر اس چیز کو نہ دیکھو جو ہم نے ان کے کچھ جوڑوں کو برتنے کو دی ف۹۶ اور

ف۸۳ یعنی عذاب بھیج کر ہلاک کیا۔

ف۸۴ یعنی قومِ لوط کے شہر اور اصحاب ایکہ کے۔

ف۸۵ جہاں آدمی گزرتے ہیں اور دیکھتے ہیں تو اے اہلِ مکہ تم ان کو دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے۔

ف۸۶ حجر ایک وادی ہے مدینہ اور شام کے درمیان جس میں قومِ ثمود رہتے تھے انھوں نے اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ایک نبی کی تکذیب کی تمام انبیاء کی تکذیب ہے کیونکہ ہر رسول تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے۔

ف۸۷ کہ پتھر سے ناقہ پیدا کیا جو بہت سے عجائب پر مشتمل تھا۔ مثلاً اس کا عظیم الجثہ ہونا اور پیدا ہوتے ہی بچہ جننا اور کثرت سے دودھ دینا کہ تمام قومِ ثمود کو کافی ہو وغیرہ یہ سب حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات اور قومِ ثمود کے لیے ہماری نشانیاں تھیں۔

ف۸۸ اور ایمان نہ لائے۔

ف۸۹ کہ انھیں اس کے گرنے اور اس میں نقب لگائے جانے کا اندیشہ نہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ یہ گھر تباہ نہیں ہوسکتے ان پر کوئی آفت نہیں آسکتی۔

ف۹۰ اور وہ عذاب میں گرفتار ہوئے۔

ف۹۱ اور ان کے مال و متاع اور ان کے مضبوط مکان انھیں عذاب سے نہ بچاسکے۔

ف۹۲ اور ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا ملے گی۔

ف۹۳ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنی قوم کی ایذاؤں پر تحمل کرو یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہوگیا۔

ف۹۴ اسی نے سب کو پیدا کیا اور وہ اپنی مخلوق کے تمام حال جانتا ہے ف۹۵ نماز کی رکعتوں میں یعنی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اور ان سات آیتوں سے سورت فاتحہ مراد ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں وارد ہوا ف۹۶ معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم نے آپ کو ایسی نعمتیں عطا فرمائیں جن کے سامنے دنیوی نعمتیں حقیر ہیں تو آپ متاعِ دنیا سے مستغنی رہیں جو یہود و نصاریٰ وغیرہ مختلف قسم کے کافروں کو دی گئیں حدیث شریف میں ہے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو قرآن کی بدولت ہر چیز سے مستغنی نہ ہو گیا یعنی قرآن ایسی نعمت ہے جس کے سامنے دنیوی نعمتیں ہیچ ہیں۔

لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ اِنِّیْۤ

ان کا کچھ غم نہ کھاؤ ف۹۷ اور مسلمانوں کو اپنے رحمت کے پروں میں لے لو ف۹۸ اور فرماؤ کہ میں

اَنَا النَّذِیْرُ الْمُبِیْنُ ﴿۸۹﴾ كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِیْنَ ﴿۹۰﴾ الَّذِیْنَ

ہی ہوں صاف ڈر سنانے والا (اس عذاب سے) جیسا ہم نے بانٹنے والوں پر اتارا جنھوں نے کلام

جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْــٴَـلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا

الٰہی کو تکے بوٹی کر لیا ف۹۹ تو تمہارے ربّ کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے ف۱۰۰ جو کچھ

كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۴﴾

وہ کرتے تھے ف۱۰۱ تو علانیہ کہہ دو جس بات کا تمھیں حکم ہے ف۱۰۲ اور مشرکوں سے منہ پھیر لو ف۱۰۳

اِنَّا كَفَیْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِیْنَ ﴿۹۵﴾ الَّذِیْنَ یَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا

بیشک ان ہنسنے والوں پر ہم تمھیں کفایت کرتے ہیں ف۱۰۴ جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہراتے ہیں

اٰخَرَۚ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ یَضِیْقُ صَدْرُكَ بِمَا

تو اب جان جائیں گے ف۱۰۵ اور بیشک ہمیں معلوم ہے کہ ان باتوں سے تم دل تنگ ہوتے

یَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۹۸﴾

ہو ف۱۰۶ تو اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور سجدہ والوں میں ہو ف۱۰۷

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ ﴿۹۹﴾

اور مرتے دم تک اپنے ربّ کی عبادت میں رہو۔

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ وَّثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ نحل مکیہ ہے اس میں ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾

اب آتا ہے اللہ کا حکم تو اس کی جلدی نہ کرو ف۲ پاکی اور برتری ہے اُسے ان شریکوں سے ف۳

یُنَزِّلُ الْمَلٰٓىٕكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ

ملائکہ کو ایمان کی جان یعنی وحی لے کر اپنے جن بندوں پر چاہے اتارتا ہے ف۴

ف۹۷ کہ وہ ایمان نہ لائے ف۹۸ اور انھیں اپنے کرم سے نوازو ف۹۹ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بانٹنے والوں سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں چونکہ وہ قرآنِ کریم کے کچھ حصہ پر ایمان لائے جو ان کے خیال میں ان کی کتابوں کے موافق تھا اور کچھ کے منکر ہو گئے قتادہ و ابن سائب کا قول ہے کہ بانٹنے والوں سے کفارِ قریش مراد ہیں جن میں بعض قرآن کو سحر بعض کہانت بعض افسانہ کہتے تھے اس طرح انھوں نے قرآنِ کریم کے حق میں اپنے اقوال تقسیم کر رکھے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ بانٹنے والوں سے وہ بارہ شخص مراد ہیں جنھیں کفار نے مکۂ مکرمہ کے راستوں پر مقرر کیا تھا حج کے زمانہ میں ہر ہر راستہ پر ان میں کا ایک ایک شخص بیٹھ جاتا تھا اور وہ آنے والوں کو بہکانے اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منحرف کرنے کے لیے ایک ایک بات مقرر کر لیتا تھا کوئی آنیوالوں سے یہ کہتا تھا کہ ان کی باتوں میں نہ آنا کہ وہ جادوگر ہیں کوئی کہتا وہ کذاب ہیں کوئی کہتا وہ مجنون ہیں کوئی کہتا وہ کاہن ہیں کوئی کہتا وہ شاعر ہیں یہ سن کر لوگ جب خانہ کعبہ کے دروازہ پر آتے وہاں ولید بن مغیرہ بیٹھا رہتا اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال دریافت کرتے اور کہتے ہم نے مکۂ مکرمہ آتے ہوئے شہر کے کنارے ان کی نسبت ایسا سُنا وہ کہہ دیتا کہ ٹھیک سنا اس طرح خلق کو بہکاتے اور گمراہ کرتے ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا ف۱۰۰ روزِ قیامت۔

ف۱۰۱ اور جو کچھ وہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن کی نسبت کہتے تھے۔

ف۱۰۲ اس آیت میں سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رسالت کی تبلیغ اور اسلام کی دعوت کے اظہار کا حکم دیا گیا، عبد اللہ بن عبید کا قول ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت تک دعوتِ اسلام اعلان کے ساتھ نہیں کی جاتی تھی۔

ف۱۰۳ یعنی اپنا دین ظاہر کرنے پر مشرکوں کی ملامت کرنیکی پروا نہ کرو اور ان کی طرف ملتفت نہ ہو اور ان کے تمسخر اور استہزا کا غم نہ کرو۔

ف۱۰۴ کفارِ قریش کے پانچ سردار عاص بن وائل سہمی اور اسود بن مطلب اور اسود بن عبد یغوث اور حارث بن قیس اور ان سب کا افسر ولید بن مغیرہ مخزومی یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت ایذا دیتے اور آپ کے ساتھ تمسخر و استہزا کرتے تھے اسود بن مطلب کے لیے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دُعا کی تھی کہ یاربّ اس کو اندھا کر دے ایک روز سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجدِ حرام میں تشریف فرما تھے یہ پانچوں آئے اور انھوں نے حسبِ دستور طعن و تمسخر کے کلمات کہے اور طواف میں مشغول ہو گئے اسی حال میں حضرت جبریلِ امین حضرت کی خدمت میں پہنچے اور انھوں نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی کی طرف اور عاص کے کفِ پا کی طرف اور اسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف اور اسود بن عبد یغوث کے پیٹ کی طرف اور حارث بن قیس کے سر کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میں ان کی شر دفع کروں گا چنانچہ تھوڑے عرصہ میں یہ ہلاک ہو گئے ولید بن مغیرہ تیر فروش کی دکان کے پاس سے گزرا اس کے تہ بند میں ایک پیکان چبھا مگر اس نے تکبّر سے اس کو نکالنے کے لیے سر نیچا نہ کیا اس سے اس کی پنڈلی میں زخم آیا اور اسی میں مر گیا عاص بن وائل کے پاؤں میں کانٹا لگا اور نظر نہ آیا اس سے پاؤں ورم کر گیا اور یہ شخص بھی مر گیا اسود بن مطلب کی آنکھوں میں ایسا درد ہوا کہ دیوار میں سر مارتا تھا اسی میں مر گیا اور یہ کہتا مرا کہ مجھ کو محمد نے قتل کیا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور اسود بن عبد یغوث کو استسقا ہوا اور کلبی کی روایت میں ہے کہ اس کو لُو لگی اور اس کا منہ اس قدر کالا ہو گیا کہ گھر والوں نے نہ پہچانا اور نکال دیا اسی حال میں یہ کہتا مر گیا کہ مجھ کو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ربّ نے قتل کیا اور حارث بن قیس کی ناک سے خون اور پیپ جاری ہوا اسی میں ہلاک ہو گیا انھیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (خازن) ف۱۰۵ اپنا انجام کار ف۱۰۶ اور ان کے طعن اور استہزا اور شرک و کفر کی باتوں سے آپ کو ملال ہوتا ہے ف۱۰۷ کہ خدا پرستوں کے لیے تسبیح و عبادت میں مشغول ہونا غم کا بہترین علاج ہے، حدیث شریف میں ہے کہ جب سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی اہم واقعہ پیش آتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔

ف۱ سورۂ نحل مکیہ ہے مگر آیت فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ سے آخر سورت تک جو آیات ہیں وہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں اور اس میں اور اقوال بھی ہیں اس سورت

أَنْ أَنذِرُوٓا أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱتَّقُونِ ﴿٢﴾ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ

کہ ڈر سناؤ کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہیں تو مجھ سے ڈرو ۵ؔ اس نے آسمان اور

وَٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۚ تَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٣﴾ خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ

زمین بجا بنائے ۶ؔ وہ ان کے شرک سے برتر ہے اس نے، آدمی کو ایک نتھری بوند

مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٤﴾ وَٱلْأَنْعَٰمَ خَلَقَهَا ۗ

سے بنایا ۷ؔ تو جبھی کھلا جھگڑالو ہے اور چوپائے پیدا کیے ان میں

لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَٰفِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٥﴾ وَلَكُمْ فِيهَا

تمہارے لیے گرم لباس اور منفعتیں ہیں ۸ؔ اور ان میں سے کھاتے ہو اور تمہارا ان میں تجمل

جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ﴿٦﴾ وَتَحْمِلُ

ہے جب انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے کو چھوڑتے ہو اور وہ تمہارے بوجھ

أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا۟ بَٰلِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ ٱلْأَنفُسِ ۚ إِنَّ

اٹھا کر لے جاتے ہیں ایسے شہر کی طرف کہ تم اس تک نہ پہنچتے مگر ادھ مرے ہو کر بیشک تمہارا

رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٧﴾ وَٱلْخَيْلَ وَٱلْبِغَالَ وَٱلْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا

رب نہایت مہربان رحم والا ہے ۹ؔ اور گھوڑے اور خچّر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو

وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨﴾ وَعَلَى ٱللَّهِ قَصْدُ ٱلسَّبِيلِ

اور زینت کیلئے اور وہ پیدا کرے گا ۱۰ؔ جس کی تمہیں خبر نہیں ۱۱ؔ اور بیچ کی راہ ۱۲ؔ ٹھیک اللہ تک ہے اور کوئی

وَمِنْهَا جَآئِرٌ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَهَدَىٰكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩﴾ هُوَ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ

راہ ٹیڑھی ہے ۱۳ؔ اور چاہتا تو تم سب کو راہ پر لاتا ۱۴ؔ وہی ہے جس نے آسمان سے

مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ﴿١٠﴾

پانی اتارا اس سے تمہارا پینا ہے اور اس سے درخت ہیں جن سے چراتے ہو ۱۵ؔ

يُنۢبِتُ لَكُم بِهِ ٱلزَّرْعَ وَٱلزَّيْتُونَ وَٱلنَّخِيلَ وَٱلْأَعْنَٰبَ وَ

اس پانی سے تمہارے لیے کھیتی اگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور

ہیں سولہ رکوع اور ایک سو اٹھائیس آیتیں اور دو ہزار آٹھ سو چالیس کلمے اور سات ہزار سات سو سات حرف ہیں ۲ؔ شانِ نزول جب کفار نے عذاب موعود کے نزول اور قیامت کے قائم ہونے کی بطریق تکذیب واستہزاء جلدی کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتادیا گیا کہ جس کی تم جلدی کرتے ہو وہ کچھ دور نہیں بہت ہی قریب ہے اور اپنے وقت پر بالیقین واقع ہوگا اور جب واقع ہوگا تو تمہیں اس سے خلاص کی کوئی راہ نہ ملے گی اور وہ بت جنہیں تم پوجتے ہو تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے۔

۳ؔ وہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے اس کا کوئی شریک نہیں

۴ؔ اور انہیں نبوت و رسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے۔

۵ؔ اور میری ہی عبادت کرو اور میرے سوا کسی کو نہ پوجو کیونکہ میں وہ ہوں کہ۔

۶ؔ جن میں اس کی توحید کے بے شمار دلائل ہیں۔

۷ؔ یعنی منی سے جس میں نہ حس ہے نہ حرکت، پھر اس کو اپنی قدرت کاملہ سے انسان بنایا قوت طاقت عطا کی شانِ نزول یہ آیت ابی بن خلف کے حق میں نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ کسی مردے کی گلی ہوئی ہڈی اٹھا لایا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہنے لگا کہ آپ کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہڈی کو زندگی دے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور نہایت نفیس جواب دیا گیا کہ ہڈی تو کچھ نہ کچھ عضوی شکل رکھتی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو منی کے ایک چھوٹے سے بے حس و حرکت قطرے سے تجھ جیسا جھگڑالو انسان پیدا کر دیتا ہے یہ دیکھ کر بھی تو اس کی قدرت پر ایمان نہیں لاتا۔

۸ؔ کہ ان کی نسل سے دولت بڑھاتے ہو، ان کے دودھ پیتے ہو اور ان پر سواری کرتے ہو۔

۹ؔ کہ اس نے تمہارے نفع اور آرام کے لیے یہ چیزیں پیدا کیں۔

۱۰ؔ ایسی عجیب و غریب چیزیں۔

۱۱ؔ اس میں وہ تمام چیزیں آگئیں جو آدمی کے نفع و راحت و آرام و آسائش کے کام آتی ہیں اور اس وقت تک موجود نہیں ہوئی تھیں اللہ تعالیٰ کو ان کا آئندہ پیدا کرنا منظور تھا جیسے کہ دخانی جہاز ریلیں موٹریں ہوائی جہاز برقی قوتوں سے کام کرنے والے آلات دخانی اور برقی مشینیں، خبر رسانی و نشرِ صوت کے سامان اور خدا جانے اس کے علاوہ اس کو کیا کیا پیدا کرنا منظور ہے ۱۲ؔ یعنی صراطِ مستقیم اور دینِ اسلام کیونکہ دو مقاموں کے درمیان جتنی راہیں نکالی جائیں ان میں سے جو بیچ کی راہ ہوگی وہ سیدھی ہوگی ۱۳ؔ جس پر چلنے والا منزلِ مقصود کو نہیں پہنچ سکتا، کفر کی تمام راہیں ایسی ہی ہیں ۱۴ؔ راہ راست پر ۱۵ؔ اپنے جانوروں کو اور اللہ تعالیٰ۔

مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ⑪

ہر قسم کے پھل ف۱۶ بیشک اس میں نشانی ہے ف۱۷ دھیان کرنے والوں کو

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ

اور اس نے تمھارے لیے مسخر کیے رات اور دن اور سورج اور چاند اور ستارے

مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ⑫ۙ وَمَا

اس کے حکم کے باندھے ہیں بیشک اس آیت میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کو ف۱۸ اور جو

ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ

تمھارے لیے زمین میں پیدا کیا رنگ برنگ ف۱۹ بیشک اس میں نشانی ہے یاد کرنے والوں

يَّذَّكَّرُوْنَ ⑬ وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا

اور وہی ہے جس نے تمھارے لیے دریا مسخر کردیا ف۲۰ کہ اس میں سے تازہ کو

طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ

گوشت کھاتے ہو ف۲۱ اور اس میں سے گہنا نکالتے ہو جسے پہنتے ہو ف۲۲ تو اس میں کشتیاں دیکھے

مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ⑭ وَ

کہ پانی چیر کر چلتی ہیں اور اس لیے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور کہیں احسان مانو اور

اَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا

اس نے زمین میں لنگر ڈالے ف۲۳ کہ کہیں تمھیں لے کر نہ کانپے اور ندیاں اور رستے کہ

لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ⑮ۙ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ⑯

تم راہ پاؤ ف۲۴ اور علامتیں ف۲۵ اور ستارے سے وہ راہ پاتے ہیں ف۲۶

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ⑰ وَاِنْ

تو کیا جو بنائے ف۲۷ وہ ایسا ہو جائے گا جو نہ بنائے ف۲۸ تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے اور اگر اللہ

تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑱ وَ

کی نعمتیں گنو تو انھیں شمار نہ کرسکو گے ف۲۹ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۰ اور

ف۱۶ مختلف صورت و رنگ مزے بُو خاصیت والے کہ سب ایک ہی پانی سے پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک کے اوصاف دوسرے سے جدا ہیں یہ سب اللہ کی نعمتیں ہیں۔

ف۱۷ اس کی قدرت و حکمت اور وحدانیت کی۔

ف۱۸ جو ان چیزوں میں غور کرکے سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ فاعل مختار ہے اور علویات و سفلیات سب اس کے تحت قدرت و اختیار۔

ف۱۹ خواہ حیوانوں کی قسم سے ہو یا درختوں کی یا پھلوں کی۔

ف۲۰ کہ اس میں کشتیوں پر سوار ہوکر سفر کرو یا غوطے لگا کر اس کی تہ تک پہنچو یا اس سے شکار کرو۔

ف۲۱ یعنی مچھلی

ف۲۲ یعنی گوہر و مرجان۔

ف۲۳ بھاری پہاڑوں کے۔

ف۲۴ اپنے مقاصد کی طرف۔

ف۲۵ بنائیں جن سے تمھیں رستے کا پتہ چلے۔

ف۲۶ خشکی اور تری میں اور اس سے انھیں رستے اور قبلہ کی پہچان ہوتی ہے۔

ف۲۷ ان تمام چیزوں کو اپنی قدرت و حکمت سے یعنی اللہ تعالیٰ۔

ف۲۸ کسی چیز کو اور عاجز و بے قدرت ہو جیسے کہ بُت تو عاقل کو کب سزاوار ہے کہ ایسے خالق و مالک کی عبادت چھوڑ کر عاجز و بے اختیار بتوں کی پرستش کرے یا انھیں عبادت میں اس کا شریک ٹھہرائے۔

ف۲۹ چہ جائیکہ ان کے شکر سے عہدہ برآ ہوسکو۔

ف۳۰ کہ تمھارے ادائے شکر سے قاصر ہونے کے باوجود اپنی نعمتوں سے تمھیں محروم نہیں فرماتا۔

اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ

اللہ جانتا ہے ف۳۱ جو چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو ۔ اور اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں ف۳۲

دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ

وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور ف۳۳ وہ خود بنائے ہوئے ہیں ف۳۴ مُردے ہیں ف۳۵

اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

زندہ نہیں اور انہیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے ف۳۶ تمہارا معبود ایک معبود ہے ف۳۷

فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ

تو وہ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل مُنکر ہیں ف۳۸ اور وہ

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ

مغرور ہیں ف۳۹ فی الحقیقت اللہ جانتا ہے جو چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ

بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا ۔ اور جب ان سے کہا جائے ف۴۰ تمہارے رب

قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ

نے کیا اتارا ف۴۱ کہیں اگلوں کی کہانیاں ہیں ف۴۲ کہ قیامت کے دن اپنے ف۴۳ بوجھ پورے اٹھائیں

الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَآءَ مَا

اور کچھ بوجھ ان کے جنھیں اپنی جہالت سے گمراہ کرتے ہیں سن لو کیا ہی بُرا بوجھ

يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ

اٹھاتے ہیں بے شک ان سے اگلوں نے ف۴۴ فریب کیا تھا تو اللہ نے ان کی چنائی کو

مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ

نیو سے لیا تو اوپر سے ان پر چھت گر پڑی اور عذاب ان پر

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ

وہاں سے آیا جہاں کی انھیں خبر نہ تھی ف۴۵ پھر قیامت کے دن انھیں رسوا کریگا

ف۳۱ تمہارے تمام اقوال وافعال ف۳۲ یعنی بتوں کو ف۳۳ بنائیں کیا کہ ف۳۴ اور اپنے وجود میں بنانے والے کے محتاج اور وہ ف۳۵ بے جان ف۳۶ تو ایسے مجبور بے جان بے علم معبود کیسے ہو سکتے ہیں ان دلائل قاطعہ سے ثابت ہوگیا کہ۔

ف۳۷ اللہ عزوجل جو اپنی ذات وصفات میں نظیر و شریک سے پاک ہے۔

ف۳۸ وحدانیت کے۔

ف۳۹ کہ حق ظاہر ہو جانیکے باوجود اس کا اتباع نہیں کرتے

ف۴۰ یہ لوگ ان سے دریافت کریں کہ۔

ف۴۱ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تو۔

ف۴۲ یعنی جھوٹے افسانے کوئی ماننے کی بات نہیں شانِ نزول یہ آیت نضر بن حارث کی شان میں نازل ہوئی اس نے بہت سی کہانیاں یاد کرلی تھیں اس سے جب کوئی قرآن کریم کی نسبت دریافت کرتا تو وہ یہ جاننے کے باوجود کہ قرآن شریف کتاب معجز اور حق و ہدایت سے مملو ہے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے یہ کہہ دیتا کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ایسی کہانیاں مجھے بھی بہت یاد ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کو اس طرح گمراہ کرنے کا انجام یہ ہے۔

ف۴۳ گناہوں اور گمراہی وگمراہ گری کے۔

ف۴۴ یعنی پہلی امتوں نے اپنے انبیاء کے ساتھ۔

ف۴۵ یہ ایک تمثیل ہے کہ پچھلی امتوں نے اپنے رسولوں کے ساتھ مکر کرنے کے لیے کچھ منصوبے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے انھیں خود انھیں کے منصوبوں میں ہلاک کیا اور ان کا حال ایسا ہوا جیسے کسی قوم نے کوئی بلند عمارت بنائی پھر وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ ہلاک ہو گئے اسی طرح کفار اپنی مکاریوں سے خود برباد ہوئے مفسرین نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس آیت میں اگلے مکر کرنے والوں سے نمرود بن کنعان مراد ہے جو زمانۂ ابراہیم علیہ السلام میں روئے زمین کا سب سے بڑا بادشاہ تھا اس نے بابل میں بہت اونچی عمارت بنائی تھی جس کی بلندی پانچ ہزار گز تھی اور اس کا مکر یہ تھا کہ اس نے یہ بلند عمارت اپنے خیال میں آسمان پر پہنچنے اور آسمان والوں سے لڑنے کے لیے بنائی تھی اللہ نے ہوا چلائی اور وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ لوگ ہلاک ہو گئے۔

وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تُشَآقُّونَ فِيهِمْ ۚ قَالَ

اور فرمائے گا کہاں ہیں وہ میرے شریک ف۴۶ جن میں تم جھگڑتے تھے ف۴۷ علم والے ف۴۸ کہیں گے

الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوٓءَ عَلَى الْكٰفِرِينَ ﴿۲۷﴾

آج ساری رسوائی اور برائی ف۴۹ کافروں پر ہے

الَّذِينَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيٓ أَنفُسِهِمْ ۖ فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا

وہ کہ فرشتے ان کی جان نکالتے ہیں اس حال پر کہ وہ اپنا برا کر رہے تھے ف۵۰

كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوٓءٍ ۚ بَلٰىٓ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌۢ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۸﴾

اب صلح ڈالیں گے ف۵۱ کہ ہم تو کچھ برائی نہ کرتے تھے ف۵۲ ہاں کیوں نہیں بیشک اللہ خوب جانتا ہے جو

فَادْخُلُوٓا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿۲۹﴾

تمہارے کوتک تھے ف۵۳ اب جہنم کے دروازوں میں جاؤ کہ ہمیشہ اس میں رہو تو کیا ہی برا ٹھکانا مغروروں

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَآ أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۚ قَالُوا خَيْرًا ۗ لِّلَّذِينَ

کا۔ اور ڈر والوں ف۵۴ سے کہا گیا تمہارے رب نے کیا اتارا بولے خوبی ف۵۵ جنھوں نے

أَحْسَنُوا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۚ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۚ وَ

اس دنیا میں بھلائی کی ف۵۶ ان کے لیے بھلائی ہے ف۵۷ اور بیشک پچھلا گھر سب سے بہتر اور

لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِن

ضرور ف۵۸ کیا ہی اچھا گھر پرہیزگاروں کا بسنے کے باغ جن میں جائیں گے ان کے نیچے نہریں رواں

تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَآءُونَ ۚ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ

انھیں وہاں ملے گا جو چاہیں ف۵۹ اللہ ایسا ہی صلہ دیتا ہے پرہیزگاروں

الْمُتَّقِينَ ﴿۳۱﴾ الَّذِينَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلٰمٌ

کو وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں ف۶۰ یہ کہتے ہوئے

عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۳۲﴾ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ

کہ سلامتی ہو تم پر ف۶۱ جنت میں جاؤ بدلہ اپنے کیے کا ہے کے انتظار میں ہیں ف۶۲ مگر

ف۴۶ جو تم نے گھڑ لیے تھے اور ف۴۷ مسلمانوں سے ف۴۸ یعنی ان امتوں کے انبیاء و علماء جو انھیں دنیا میں ایمان کی دعوت دیتے اور نصیحت کرتے تھے اور یہ لوگ ان کی بات نہ مانتے تھے ف۴۹ یعنی عذاب ف۵۰ یعنی کفر میں مبتلا تھے ف۵۱ اور وقت موت اپنے کفر سے مکر جائیں گے اور کہیں گے ف۵۲ ان پر فرشتے کہیں گے ف۵۳ لہٰذا یہ انکار تمھیں مفید نہیں ف۵۴ یعنی ایمانداروں ف۵۵ یعنی قرآن شریف جو تمام خوبیوں کا جامع اور حسنات و برکات کا منبع اور دینی و دنیوی اور ظاہری و باطنی کمالات کا سرچشمہ ہے۔

شانِ نزول قبائل عرب ایام حج میں حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تحقیق حال کے لیے مکہ مکرمہ کو قاصد بھیجتے تھے یہ قاصد جب مکہ مکرمہ پہنچتے اور شہر کے کنارے راستوں پر انھیں کفار کے کارندے ملتے (جیسا کہ سابق میں ذکر ہو چکا ہے) اُن سے یہ قاصد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال دریافت کرتے تو وہ بہکانے پر مامور ہی ہوتے تھے۔ ان میں سے کوئی حضرت کو ساحر کہتا کوئی کاہن کوئی شاعر کوئی کذّاب کوئی مجنون اور اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے کہ تم ان سے نہ ملنا یہی تمھارے حق میں بہتر ہے اس پر قاصد کہتے کہ اگر ہم مکہ مکرمہ پہنچ کر بغیر ان سے ملے اپنی قوم کی طرف واپس ہوں تو ہم برے قاصد ہوں گے اور ایسا کرنا قاصد کے منصبی فرائض کا ترک اور قوم کی خیانت ہوگی ہمیں تحقیق کے لیے بھیجا گیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے اپنے اور بیگانوں سب سے ان کے حال کی تحقیق کریں اور جو کچھ معلوم ہو اس سے بے کم و کاست قوم کو مطلع کریں۔ اس خیال سے وہ لوگ مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی ملتے تھے اور ان سے آپ کے حال کی تحقیق کرتے تھے اصحاب کرام انھیں تمام حال بتاتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حالات و کمالات اور قرآن کریم کے مضامین سے مطلع کرتے تھے ان کا ذکر اس آیت میں فرمایا گیا

ف۵۶ یعنی ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔

ف۵۷ یعنی حیات طیبہ ہے اور فتح و ظفر و رزق وسیع وغیرہ نعمتیں۔

ف۵۸ دارِ آخرت۔

ف۵۹ اور یہ بات جنت کے سوا کسی کو کہیں بھی حاصل نہیں۔

ف۶۰ کہ وہ شرک و کفر سے پاک ہوتے ہیں اور ان کے اقوال و افعال اور اخلاق و خصال پاکیزہ ہوتے ہیں طاعتیں ساتھ ہوتی ہیں محرمات و ممنوعات کے داغوں سے ان کا دامن عمل میلا نہیں ہوتا۔ قبض روح کے وقت ان کو جنت و رضوان و رحمت و کرامت کی بشارتیں دی جاتی ہیں اس حالت میں موت انھیں خوشگوار معلوم ہوتی ہے اور جان فرحت و سرور کے ساتھ جسم سے نکلتی ہے اور ملائکہ عزت کے ساتھ اس کو قبض کرتے ہیں (خازن) ف۶۱ مروی ہے کہ قریب موت بندۂ مومن کے پاس فرشتہ آ کر کہتا ہے اے اللہ کے دوست تجھ پر سلام اور اللہ تعالیٰ تجھے سلام فرماتا ہے اور آخرت میں ان سے کہا جائے گا ف۶۲ کفار کیوں ایمان نہیں لاتے کس چیز کے انتظار میں ہیں۔

اَنْ تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ اَوْ یَاْتِیَ اَمْرُ رَبِّكَ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِیْنَ

اس کے کہ فرشتے ان پر آئیں ف۶۳ یا تمہارے ربّ کا عذاب آئے ف۶۴ ان سے اگلوں نے ایسا ہی

مِنْ قَبْلِهِمْ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾

کیا ف۶۵ اور اللہ نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی ف۶۶ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے

فَاَصَابَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾

تو ان کی بُری کمائیاں ان پر پڑیں ف۶۷ اور انھیں گھیر لیا اس ف۶۸ نے جس پر ہنستے تھے

وَ قَالَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ

اور مشرک بولے اللہ چاہتا تو اس کے سوا کچھ نہ پوجتے نہ ہم

شَیْءٍ نَّحْنُ وَ لَاۤ اٰبَآؤُنَا وَ لَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ

اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ اس سے جدا ہو کر ہم کوئی چیز حرام ٹھہراتے ف۶۹

كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ

ایسا ہی اُن سے اگلوں نے کیا ف۷۰ تو رسولوں پر کیا ہے مگر صاف پہنچا

الْمُبِیْنُ ﴿۳۵﴾ وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

دینا ف۷۱ اور بیشک ہر امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا ف۷۲ کہ اللہ کو پوجو

وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ

اور شیطان سے بچو تو ان ف۷۳ میں کسی کو اللہ نے راہ دکھائی ف۷۴ اور کسی پر گمراہی

حَقَّتْ عَلَیْهِ الضَّلٰلَةُ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ

ٹھیک اتری ف۷۵ تو زمین میں چل پھر کر دیکھو کیسا انجام ہوا

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ

جھٹلانے والوں کا ف۷۶ اگر تم ان کی ہدایت کی حرص کرو ف۷۷ تو بیشک اللہ

لَا یَهْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۳۷﴾ وَ اَقْسَمُوْا

ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کرے اور ان کا کوئی مددگار نہیں اور انھوں نے اللہ

ف۶۳ ان کی ارواح قبض کرنے۔

ف۶۴ دنیا میں یا روزِ قیامت۔

ف۶۵ یعنی پہلی اُمتوں کے کفار نے بھی کہ کفر و تکذیب پر قائم رہے۔

ف۶۶ کفر اختیار کرکے

ف۶۷ اور انھوں نے اپنے اعمال خبیثہ کی سزا پائی۔

ف۶۸۔ عذاب۔

ف۶۹ مثل بحیرہ و سائبہ وغیرہ کے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا شرک کرنا اور ان چیزوں کو حرام قرار دے لینا اللہ کی مشیت و مرضی سے ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ع ۹ / ۱۰

ف۷۰ کہ رسولوں کی تکذیب کی اور حلال کو حرام کیا اور ایسے ہی تمسخر کی باتیں کہیں۔

ف۷۱ حق کا ظاہر کر دینا اور شرک کے باطل و قبیح ہونے پر مطلع کر دینا۔

ف۷۲ اور ہر رسول کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم سے فرمائیں

ف۷۳۔ اُمتوں

ف۷۴ وہ ایمان سے مشرف ہوئے۔

ف۷۵ وہ اپنی ازلی شقاوت سے کُفر پر مرے اور ایمان سے محروم رہے۔

ف۷۶ جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا اور ان کے شہر ویران کیے اجڑی ہوئی بستیاں ان کے ہلاک کی خبر دیتی ہیں اس کو دیکھ کر سمجھو کہ اگر تم بھی ان کی طرح کفر و تکذیب پر مصر رہے تو تمھارا بھی ایسا ہی انجام ہونا ہے۔

ف۷۷ اے محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیکن یہ لوگ ان میں سے ہیں جن کی گمراہی ثابت ہو چکی اور ان کی شقاوت ازلی ہے۔

ف٧٨ شانِ نزول ایک مشرک ایک مسلمان کا مقروض تھا مسلمان نے مشرک پر تقاضا کیا دورانِ گفتگو میں اس نے اس طرح اللہ کی قسم کھائی کہ اس کی قسم جس سے میں مرنے کے بعد ملنے کی تمنا رکھتا ہوں اس پر مشرک نے کہا کہ کیا تیرا یہ خیال ہے کہ تو مرنے کے بعد اٹھے گا اور مشرک نے قسم اٹھا کر کہا کہ اللہ مردے نہ اٹھائے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا۔

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا

کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اللہ مردے نہ اُٹھائے گا ف٧٨ ہاں کیوں نہیں

عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ

ف٧٩ سچا وعدہ اس کے ذمہ پر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ف٨٠ اس لیے کہ انھیں صاف

يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾

بتادے جس بات میں جھگڑتے تھے ف٨١ اور اس لیے کہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے ف٨٢

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ وَالَّذِيْنَ

جو چیز ہم چاہیں اس سے ہمارا فرمانا یہی ہوتا ہے کہ ہم کہیں ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے ف٨٣ اور جنھوں

هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

نے اللہ کی راہ میں ف٨٤ اپنے گھر بار چھوڑے مظلوم ہو کر ضرور ہم انھیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے ف٨٥

وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى

اور بیشک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے کسی طرح لوگ جانتے ف٨٦ وہ جنھوں نے صبر کیا ف٨٧ اور

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ

اپنے رب ہی پر بھروسا کرتے ہیں ف٨٨ اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد ف٨٩ جن کی طرف ہم وحی کرتے

اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ

تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمھیں علم نہیں ف٩٠ روشن دلیلیں

وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ

اور کتابیں لے کر ف٩١ اور اے محبوب ہم نے تمھاری طرف یہ یادگار اتاری ف٩٢ کہ تم لوگوں سے بیان کر دو جو ف٩٣

لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ

ان کی طرف اترا اور کہیں وہ دھیان کریں تو کیا جو لوگ بڑے مکر کرتے ہیں ف٩٤ اس سے

يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ

نہیں ڈرتے کہ اللہ انھیں زمین میں دھنسا دے ف٩٥ یا انھیں وہاں سے عذاب آئے جہاں سے انھیں

ف٧٩ یعنی ضرور اُٹھائے گا۔

ف٨٠ اس اٹھانے کی حکمت اور اس کی قدرت بیشک وہ مُردوں کو اٹھائے گا۔

ف٨١ یعنی مُردوں کو اٹھانے میں کہ وہ حق ہے۔

ف٨٢ اور مُردوں کے زندہ کیے جانے کا انکار غلط۔

ف٨٣ تو ہمیں مُردوں کا زندہ کر دینا کیا دشوار۔

ف٨٤ اس کے دین کی خاطر ہجرت کی شانِ نزول قتادہ نے کہا کہ یہ آیت اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں نازل ہوئی جن پر اہلِ مکہ نے بہت ظلم کیے اور انھیں دین کی خاطر وطن چھوڑنا ہی پڑا بعض ان میں سے حبشہ چلے گئے، پھر وہاں سے مدینہ طیبہ آئے اور بعض مدینہ شریف ہی کو ہجرت کر گئے۔ انھوں نے۔

ع ٥ / ١١

ف٨٥ وہ مدینہ طیبہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دارالہجرت بنایا۔

وقف لازم

ف٨٦ یعنی کفار یا وہ لوگ جو ہجرت کرنے سے رہ گئے اس کا اجر کتنا عظیم ہے۔

ف٨٧ وطن کی مفارقت اور کفار کی ایذا اور جان و مال کے خرچ کرنے پر

ف٨٨ اور اس کے دین کی وجہ سے جو پیش آئے اس پر راضی ہیں اور خلق سے انقطاع کر کے بالکل حق کی طرف متوجہ ہیں اور سالک کے لیے یہ انتہائے سلوک کا مقام ہے۔

ف٨٩ شانِ نزول یہ آیت مشرکینِ مکہ کے جواب میں نازل ہوئی۔ جنھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اس طرح انکار کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے برتر ہے، کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے انھیں بتایا گیا کہ سنتِ الٰہی اسی طرح جاری ہے ہمیشہ اس نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا۔

النصف

ف٩٠ حدیث شریف میں ہے بیماری جہل کی شفا علماء سے دریافت کرنا ہے لہٰذا علماء سے دریافت کرو وہ تمھیں بتا دیں گے کہ سنتِ الٰہیہ یونہی جاری رہی اس نے مردوں کو رسول بنا کر بھیجا۔

ف٩١ مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ روشن دلیلوں اور کتابوں کے جاننے والوں سے پوچھو اگر تم کو دلیل و کتاب کا علم نہ ہو مسئلہ اس آیت سے تقلیدِ ائمہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے ف٩٢ یعنی قرآن شریف ف٩٣ حکم ف٩٤ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ اور ان کی ایذا کے درپے رہتے ہیں اور چھپ چھپ کر فساد انگیزی کی تدبیریں کیا کرتے ہیں، جیسے کہ کفارِ مکہ ف٩٥ جیسے قارون کو دھنسا دیا تھا۔

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾

خبر نہ ہو ف۹۶ یا انھیں چلتے پھرتے ف۹۷ پکڑ لے کہ وہ تھکا نہیں سکتے ف۹۸

اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَلَمْ

یا انھیں نقصان دیتے دیتے گرفتار کرلے کہ بیشک تمھارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ف۹۹ اور کیا

يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ

انھوں نے نہ دیکھا کہ جو ف۱۰۰ چیز اللہ نے بنائی ہے اس کی پرچھائیاں داہنے اور بائیں جھکتی ہیں

وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي

ف۱۰۱ اللہ کو سجدہ کرتی اور وہ اس کے حضور ذلیل ہیں ف۱۰۲ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا

کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں چلنے والا ہے ف۱۰۳ اور فرشتے اور وہ غرور

يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا

نہیں کرتے اپنے اوپر اپنے رب کا خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو انھیں

يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ السجدة ۶ وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ

حکم ہو ف۱۰۴ اور اللہ نے فرمادیا دو خدا نہ ٹھہراؤ ف۱۰۵ وہ تو ایک

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

ہی معبود ہے۔ تو مجھی سے ڈرو ف۱۰۶ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور

وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا

زمین میں ہے اور اسی کی فرماں برداری لازم ہے تو اللہ کے سوا کسی دوسرے سے ڈرو گے ف۱۰۷ اور تمھارے

بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ

پاس جو نعمت ہے سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمھیں تکلیف پہنچتی ہے ف۱۰۸ تو اسی کی طرف پناہ لے

تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ۚ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ

جاتے ہو ف۱۰۹ پھر جب وہ تم سے برائی ٹال دیتا ہے تو تم میں ایک گروہ اپنے رب کا

ف۹۶ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بدر میں ہلاک کئے گئے باوجودیکہ وہ یہ نہیں سمجھتے تھے۔

ف۹۷ سفر و حضر میں ہر ایک حال میں۔

ف۹۸ خدا کو عذاب کرنے سے۔

ف۹۹ کہ حلم کرتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا

ف۱۰۰ سایہ دار۔

ف۱۰۱ صبح اور شام۔

ف۱۰۲ خوار و عاجز و مطیع و مسخر۔

ف۱۰۳ سجدہ دو طرح پر ہے ایک سجدہ طاعت و عبادت جیسا کہ مسلمانوں کا سجدہ اللہ کے لیے دوسرا سجدۂ انقیاد و خضوع جیسا کہ سایہ وغیرہ کا سجدہ ہر چیز کا سجدہ اس کے حسبِ حیثیت ہے مسلمانوں اور فرشتوں کا سجدہ، سجدۂ طاعت و عبادت ہے اور ان کے ماسوا کا سجدہ سجدۂ انقیاد و خضوع۔

ف۱۰۴ اس آیت سے ثابت ہوا کہ فرشتے مکلّف ہیں اور جب ثابت کر دیا گیا کہ تمام آسمان و زمین کی کائنات اللہ کے حضور خاضع و متواضع اور عابد و مطیع ہے اور سب اس کے مملوک اور اسی کے تحت قدرت و تصرف ہیں تو شرک سے ممانعت فرمائی۔

ف۱۰۵ کیونکہ دو تو خدا ہو ہی نہیں سکتے۔

ف۱۰۶ میں ہی وہ معبود برحق ہوں جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

ف۱۰۷ باوجودیکہ معبود برحق صرف وہی ہے۔

ف۱۰۸ خواہ فقر کی یا مرض کی یا اور کوئی۔

ف۱۰۹ اسی سے دعا مانگتے ہو۔ اسی سے فریاد کرتے ہو۔

بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ

شریک ٹھہرانے لگتا ہے ف۱۱۰ کہ ہماری دی نعمتوں کی ناشکری کریں تو کچھ برت لو ف۱۱۱ کہ عنقریب جان

تَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ

جاؤ گے ف۱۱۲ اور انجانی چیزوں کے لیے ف۱۱۳ ہماری دی ہوئی روزی میں سے ف۱۱۴ حصہ مقرر کرتے

تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ ﴿٥٦﴾ وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ

ہیں خدا کی قسم تم سے ضرور سوال ہونا ہے جو کچھ جھوٹ باندھتے تھے ف۱۱۵ اور اللہ کے لیے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں ف۱۱۶

سُبْحَانَهُ ۙ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ

پاکی ہے اس کو ف۱۱۷ اور اپنے لیے جو اپنا جی چاہتا ہے ف۱۱۸ اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی

وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٥٨﴾ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ

جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ ف۱۱۹ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے لوگوں سے ف۱۲۰ چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی

مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا

برائی کے سبب، کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اُسے مٹی میں دبا دے گا ف۱۲۱ ارے بہت

سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٥٩﴾ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۖ

ہی بُرا حکم لگاتے ہیں ف۱۲۲ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے انھیں کا بُرا حال ہے

وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٠﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ

اور اللہ کی شان سب سے بلند ف۱۲۳ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے

النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ

ظلم پر گرفت کرتا ف۱۲۴ تو زمین پر کوئی چلنے والا نہیں چھوڑتا ف۱۲۵ لیکن انھیں ایک ٹھہرائے وعدے

إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ

تک مہلت دیتا ہے ف۱۲۶ پھر جب ان کا وعدہ آئیگا نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں

وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٦١﴾ وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ

اور نہ آگے بڑھیں اور اللہ کے لیے وہ ٹھہراتے ہیں جو اپنے لیے ناگوار ہے ف۱۲۷ اور

ف۱۱۰ اور ان لوگوں کا انجام یہ ہوتا ہے ف۱۱۱ اور چند روز اس حالت میں زندگی گزار لو۔ ف۱۱۲ کہ اس کا کیا نتیجہ ہوا ف۱۱۳ یعنی بتوں کے لیے جن کا الٰہ اور مستحق اور نافع وضار ہونا انھیں معلوم نہیں۔

ف۱۱۴ یعنی کھیتیوں اور چوپایوں وغیرہ میں سے۔

ف۱۱۵ بتوں کو معبود اور اہلِ تقرب اور بت پرستی کو خدا کا حکم بتا کر۔

ف۱۱۶ جیسے کہ خزاعہ و کنانہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں (معاذ اللہ)

ف۱۱۷ وہ برتر ہے اولاد سے اور اس کی شان میں ایسا کہنا نہایت بے ادبی و کفر ہے۔

ف۱۱۸ یعنی کفر کے ساتھ یہ کمال بدتمیزی بھی ہے کہ اپنے لیے بیٹے پسند کرتے ہیں بیٹیاں ناپسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کیلیے جو مطلقاً اولاد سے منزہ اور پاک ہے اور اس کے لیے اولاد ہی کا ثابت کرنا عیب لگانا ہے اس کے لیے اولاد میں بھی وہ ثابت کرتے ہیں جس کو اپنے لیے حقیر اور سبب عار جانتے ہیں۔

ف۱۱۹ غم سے ف۱۲۰ شرم کے مارے۔

ف۱۲۱ جیسا کہ کفار مضر و خزاعہ و تمیم لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے۔

ف۱۲۲ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹیاں ثابت کرتے ہیں جو اپنے لیے انھیں اس قدر ناگوار ہیں۔

ف۱۲۳ کہ وہ والد و ولد سب سے پاک اور منزہ کوئی اس کا شریک نہیں تمام صفات جلال و کمال سے متصف

ع ۱۰
۱۴

ف۱۲۴ یعنی معاصی پر پکڑتا اور عذاب میں جلدی فرماتا۔

ف۱۲۵ سب کو ہلاک کر دیتا زمین پر چلنے والے سے یا کافر مراد ہیں۔ جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہے۔ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِندَ اللّٰہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یا یہ معنی ہیں کہ روئے زمین پر کسی چلنے والے کو باقی نہیں چھوڑتا۔ جیسا کہ نوح علیہ السّلام کے زمانہ میں جو کوئی زمین پر تھا ان سب کو ہلاک کر دیا۔ صرف وہی باقی رہے جو زمین پر نہ تھے۔ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ساتھ کشتی میں تھے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کو ہلاک کر دیتا اور ان کی نسلیں منقطع ہو جاتیں۔ پھر زمین میں کوئی باقی نہ رہتا ف۱۲۶ اپنے فضل و کرم اور حلم سے ٹھہرائے وعدے سے یا اختتامِ عمر مراد ہے یا قیامت ف۱۲۷ یعنی بیٹیاں اور شریک۔

و۱۲۸ یعنی جنت کفار باوجود اپنے کفر وبہتان کے اور خدا کے لیے بیٹیاں بتانے کے بھی اپنے آپ کو حق پر گمان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سچے ہوں اور خلقت مرنے کے بعد پھر اٹھائی جائے تو جنت ہمیں کو ملے گی کیونکہ ہم حق پر ہیں ان کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و۱۲۹ جہنم میں ہی چھوڑ دیئے جائیں گے و۱۳۰ اور
انھوں نے اپنی بدیوں کو نیکیاں سمجھا و۱۳۱ دنیا میں اسی کے کہے پر چلتے ہیں اور جو شیطان کو اپنا رفیق اور مختار کار بنائے وہ ضرور ذلیل وخوار ہو یا معنی ہیں کہ روز آخرت شیطان
کے سوا انھیں کوئی رفیق نہ ملے گا اور شیطان خود ہی گرفتار عذاب ہوگا۔ ان کی کیا مدد کر سکے گا و۱۳۲ آخرت میں و۱۳۳ یعنی قرآن شریف و۱۳۴ امور دین سے و۱۳۵ روئیدگی سے سرسبزی

اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ
ان کی زبانیں جھوٹوں کہتی ہیں کہ ان کے لیے بھلائی ہے و۱۲۸ تو آپ ہی ہوا کہ ان کے لیے
النَّارَ وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ
آگ ہے اور وہ حد سے گزارے ہوئے ہیں و۱۲۹ خدا کی قسم ہم نے تم سے پہلے کتنی امتوں کی طرف رسول بھیجے
قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَ
تو شیطان نے ان کے کوتک ان کی آنکھوں میں بھلے کر دکھائے و۱۳۰ تو آج وہی ان کا رفیق ہے و۱۳۱ اور
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ
ان کے لیے دردناک عذاب ہے و۱۳۲ اور ہم نے تم پر یہ کتاب نہ اتاری و۱۳۳ مگر اس لیے کہ تم لوگوں
الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَ اللّٰهُ
پر روشن کر دو جس بات میں اختلاف کریں و۱۳۴ اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کیلئے اور اللہ نے
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ
آسمان سے پانی اتارا تو اس سے زمین کو و۱۳۵ زندہ کر دیا اس کے مرے پیچھے و۱۳۶ بیشک اس میں
ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَ اِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ
نشانی ہے ان کو جو کان رکھتے ہیں و۱۳۷ اور بیشک تمھارے لیے چوپایوں میں نگاہ حاصل
نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا
ہونے کی جگہ ہے و۱۳۸ ہم تمھیں پلاتے ہیں اس چیز میں سے جو ان کے پیٹ میں ہے گوبر اور خون
سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَ مِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَ الْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ
کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لیے و۱۳۹ اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے
مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾
و۱۴۰ کہ اس سے نبیذ بناتے ہو اور اچھا رزق و۱۴۱ بیشک اس میں نشانی ہے عقل والوں کو
وَ اَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّ
اور تمھارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور

وشادابی بخش کر و۱۳۶ یعنی خشک اور بے سبزہ وبے گیاہ ہونے کے بعد۔
و۱۳۷ اور سن کر سمجھتے اور غور کرتے ہیں وہ اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں جو قادر برحق زمین کو اس کی موت یعنی قوت نامیہ فنا ہوجانے کے بعد پھر زندگی دیتا ہے وہ انسان کو اس کے مرنے کے بعد بیشک زندہ کرنے پر قادر ہے
و۱۳۸ اگر تم اس میں غور کرو تو بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہو اور حکمت الٰہیہ کے عجائب پر تمھیں آگاہی حاصل ہوسکتی ہے۔
و۱۳۹ جس میں کوئی شائبہ کسی چیز کی آمیزش کا نہیں۔ باوجودیکہ حیوان کے جسم میں غذا کا ایک ہی مقام ہے جہاں چارا گھاس بھوسہ وغیرہ پہنچتا ہے اور دودھ خون گوبر سب اسی غذا سے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے ایک دوسرے سے ملنے نہیں پاتا دودھ میں نہ خون کی رنگت کا شائبہ ہوتا ہے نہ گوبر کی بو کا نہایت صاف لطیف برآمد ہوتا ہے اس سے حکمت الٰہیہ کی عجیب کاری ظاہر ہے اوپر مسئلہ بعثت کا بیان ہوچکا ہے یعنی مردوں کو زندہ کیے جانے کا کفار اس کے منکر تھے اور انہیں اس میں دو شبہے درپیش تھے ایک تو یہ کہ جو چیز فاسد ہوگئی اور اس کی حیات جاتی رہی اس میں دوبارہ پھر زندگی کس طرح لوٹے گی اس شبہہ کا ازالہ تو اس سے پہلی آیت میں فرما دیا گیا کہ تم دیکھتے رہتے ہو کہ ہم مردہ زمین کو خشک ہونے کے بعد آسمان سے پانی برسا کر حیات عطا فرمادیا کرتے ہیں تو قدرت کا یہ فیض دیکھنے کے بعد کسی مخلوق کا مرنے کے بعد زندہ ہونا ایسے قادر مطلق کی قدرت سے بعید نہیں۔ دوسرا شبہہ کفار کا تھا کہ جب آدمی مرگیا اور اس کے جسم کے اجزا منتشر ہوگئے اور خاک میں مل گئے اور وہ اجزا کس طرح جمع کیے جائیں گے اور خاک کے ذروں سے ان کو کس طرح ممتاز کیا جائیگا اس آیت کریمہ میں جو صاف دودھ کا بیان فرمایا اس میں غور کرنے سے وہ شبہہ بالکل نیست ونابود ہوجاتا ہے کہ قدرت الٰہی کی یہ شان تو روزانہ دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ غذا کے مخلوط اجزا میں سے خالص دودھ نکالتا ہے اور
اس کے قرب وجوار کی چیزوں کی آمیزش کا شائبہ بھی اس میں نہیں آتا اس حکیم برحق کی قدرت سے کیا بعید کہ انسانی جسم کے اجزا کو منتشر ہونے کے بعد پھر مجتمع فرمادے شقیق
بلخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نعمت کا اتمام یہی ہے کہ دودھ صاف خالص آئے اور اس میں خون اور گوبر کے رنگ اور بو کا نام ونشان نہ ہو ورنہ نعمت تمام نہ ہوگی۔
اور طبع سلیم اس کو قبول نہ کرے گی۔ جیسی صاف نعمت پروردگار کی طرف سے پہنچتی ہے۔ بندے کو لازم ہے کہ وہ بھی پروردگار کے ساتھ اخلاص سے معاملہ
کرے اور اس کے عمل ریا اور ہوائے نفس کی آمیزشوں سے پاک وصاف ہوں تاکہ شرف قبول سے مشرف ہوں۔ و۱۴۰ ہم تمھیں رس پلاتے ہیں و۱۴۱ یعنی سرکہ اور رب اور خرما
اور مویز مسئلہ مویز اور انگور وغیرہ کا رس جب اس قدر پکایا جائے کہ دو تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہے اور تیز ہوجائے اس کو نبیذ کہتے ہیں یہ حد سکر تک نہ پہنچے اور
نشہ نہ لائے تو شیخین کے نزدیک حلال ہے اور یہی آیت اور بہت سی احادیث ان کی دلیل ہے۔

ف۱۴۲ پھلوں کی تلاش میں ف۱۴۳ فضلِ الٰہی سے جس کا تجھے الہام کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ تجھے چلنا پھرنا دشوار نہیں اور تو کتنی ہی دُور نکل جائے راہ نہیں بہکتی اور اپنے مقام پر واپس آجاتی ہے ف۱۴۴ یعنی شہد ف۱۴۵ سفید اور زرد اور سرخ ف۱۴۶ اور نافع ترین دواؤں میں سے ہے اور بکثرت معاجین میں شامل کیا جاتا ہے ف۱۴۷ اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت پر۔
ف۱۴۸ کہ اس نے ایک کمزور ناتواں مکھی کو ایسی زیرکی و دانائی عطا فرمائی اور ایسی دقیق صنعتیں مرحمت کیں پاک ہے وہ اور اپنے ذات و صفات میں شریک سے منزہ اس سے فکر کرنے والوں کو اس پر بھی تنبیہ ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی قدرتِ کاملہ سے ایک ادنیٰ ضعیف سی مکھی کو یہ صفت عطا فرماتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے پھولوں اور پھلوں سے ایسے لطیف اجزاء حاصل کرے جن سے نفیس شہد بنے جو نہایت خوشگوار ہو طاہر و پاکیزہ ہو فاسد ہونے اور سڑنے کی اس میں قابلیت نہ ہو تو جو قادرِ حکیم ایک مکھی کو اس مادے کے جمع کرنے کی قدرت دیتا ہے وہ اگر مرے ہوئے انسان کے منتشر اجزاء کو جمع کر دے تو اس کی قدرت سے کیا بعید ہے مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کو محال سمجھنے والے کس قدر احمق ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنی قدرت کے وہ آثار ظاہر فرماتا ہے جو خود ان میں اور ان کے احوال میں نمایاں ہیں۔

مِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
درختوں میں اور چھتوں میں پھر ہر قسم کے پھل میں سے کھا اور

فَاسْلُكِىْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ
ف۱۴۲ اپنے رب کی راہیں چل کہ تیرے لیے نرم و آسان ہیں ف۱۴۳ اس کے پیٹ سے ایک پینے

اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾
کی چیز ف۱۴۴ رنگ برنگ نکلتی ہے ف۱۴۵ جس میں لوگوں کی تندرستی ہے ف۱۴۶ بیشک اس میں نشانی ہے ف۱۴۷

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ڐ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ
دھیان کرنے والوں کو ف۱۴۸ اور اللہ نے تمھیں پیدا کیا ف۱۴۹ پھر تمھاری جان قبض کریگا ف۱۵۰ اور تم میں سے کوئی

لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْــــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۷۰﴾ وَاللّٰهُ
سب سے ناقص عمر کی طرف پھیرا جاتا ہے ف۱۵۱ کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے ف۱۵۲ بیشک اللہ سب کچھ جانتا

فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا
ہے سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر رزق میں بڑائی دی ف۱۵۳ تو جنھیں بڑائی دی ہے

بِرَاۗدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰي مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ ۭ
وہ اپنا رزق اپنے باندی غلاموں کو نہ پھیر دیں گے کہ وہ سب اس میں برابر ہو جائیں ف۱۵۴ تو کیا اللہ

اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
کی نعمت سے مکرتے ہیں ف۱۵۵ اور اللہ نے تمھارے لیے تمھاری جنس سے عورتیں

اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّ
بنائیں اور تمھارے لیے تمھاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کیے اور

رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ
تمھیں ستھری چیزوں سے روزی دی ف۱۵۶ تو کیا جھوٹی بات ف۱۵۷ پر یقین لاتے ہیں اور اللہ کے فضل ف۱۵۸

هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ
سے منکر ہوتے ہیں اور اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں ف۱۵۹ جو انھیں آسمان

ف۱۴۹ عدم سے اور نیستی کے بعد ہستی عطا فرمائی کیسی عجیب قدرت ہے۔
ف۱۵۰ اور تمھیں زندگی کے بعد موت دے گا۔ جب تمھاری اجل پوری ہو جو اس نے مقرر فرمائی ہے۔ خواہ بچپن میں یا جوانی میں یا بڑھاپے میں۔
ف۱۵۱ جس کا زمانہ عمرِ انسانی کے مراتب میں ساٹھ سال کے بعد آتا ہے کہ قویٰ اور حواس سب ناکارہ ہو جاتے ہیں اور انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔
ف۱۵۲ اور نادانی میں بچوں سے زیادہ بدتر ہو جائے ان تغیرات میں قدرتِ الٰہی کے کیسے عجائب مشاہدے میں آتے ہیں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان بفضلِ الٰہی اس سے محفوظ ہیں طولِ عمر و بقا سے انھیں اللہ کے حضور میں کرامت اور عقل و معرفت کی زیادتی حاصل ہوتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ توجہ الی اللہ کا ایسا غلبہ ہو کہ اس عالم سے انقطاع ہو جائے اور بندہ مقبول دنیا کی طرف التفات سے مجتنب ہو۔ عکرمہ کا قول ہے کہ جس نے قرآن پاک پڑھا وہ اس ارذل عمر کی حالت کو نہ پہنچے گا کہ علم کے بعد محض بے علم ہو جائے۔
ف۱۵۳ تو کسی کو غنی کیا کسی کو فقیر کسی کو مالدار کسی کو نادار کسی کو مالک کسی کو مملوک۔ ف۱۵۴ اور باندی غلام آقاؤں کے شریک ہو جائیں۔ جب تم اپنے غلاموں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کرتے تو اللہ کے بندوں اور اس کے مملوکوں کو اس کا شریک ٹھہرانا کس طرح گوارا کرتے ہو سبحان اللہ یہ بُت پرستی کا کیسا نفیس دل نشین اور خاطر گزیں رد ہے ف۱۵۵ کہ اس کو چھوڑ کر مخلوق کو پوجتے ہیں ف۱۵۶ قسم قسم کے غلوں پھلوں میووں کھانے پینے کی چیزوں سے ف۱۵۷ یعنی شرک و بت پرستی ف۱۵۸ اللہ کے فضل و نعمت سے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی یا اسلام مراد ہے (مدارک) ف۱۵۹ یعنی بتوں کو۔

رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾

اور زمین سے کچھ بھی روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے نہ کچھ کر سکتے ہیں

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا

تو اللہ کے لیے مانند نہ ٹھہراؤ ف۱۶۰ بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں

تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ

جانتے اللہ نے ایک کہاوت بیان فرمائی ف۱۶۱ ایک بندہ ہے دوسرے کی

عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ

ملک آپ کچھ مقدور نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ

سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا

کرتا ہے چھپے اور ظاہر ف۱۶۲ کیا وہ برابر ہو جائیں گے ف۱۶۳ سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ ان میں اکثر کو

يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا

خبر نہیں ف۱۶۴ اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی دو مرد ایک گونگا جو کچھ کام نہیں کر سکتا ف۱۶۵

يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا

اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے جدھر بھیجے کچھ بھلائی

يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ

نہ لائے ف۱۶۶ کیا برابر ہو جائے گا یہ اور وہ جو انصاف کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھی

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

راہ پر ہے ف۱۶۷ اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمان و زمین کی چھپی چیزیں

وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ف۱۶۸ اور قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کا مارنا بلکہ اس سے بھی قریب ف۱۶۹ بیشک اللہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ

سب کچھ کر سکتا ہے اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے پیدا

ف۱۶۰ اس کا کسی کو شریک کرو۔

ف۱۶۱ یہ کہ

ف۱۶۲ جیسے چاہتا ہے تصرف کرتا ہے تو وہ عاجز مملوک غلام اور یہ آزاد مالک صاحب مال جو بفضل الٰہی قدرت و اختیار رکھتا ہے۔

ف۱۶۳ ہرگز نہیں تو جب غلام و آزاد برابر نہیں ہو سکتے باوجودیکہ دونوں اللہ کے بندے ہیں تو اللہ خالق مالک قادر کے ساتھ بے قدرت و اختیار بت کیسے شریک ہو سکتے ہیں اور ان کو اس کے مثل قرار دینا کیسا بڑا ظلم و جہل ہے۔

ف۱۶۴ کہ ایسے براہین بیّنہ اور حجت واضحہ کے ہوتے ہوئے شرک کرنا کتنے بڑے وبال و عذاب کا سبب ہے

ف۱۶۵ نہ اپنی کسی سے کہہ سکے نہ دوسرے کی سمجھ سکے

ف۱۶۶ اور کسی کام نہ آئے یہ مثال کافر کی ہے۔

ف۱۶۷ یہ مثال مومن کی ہے معنی یہ ہیں کہ کافر ناکارہ گونگے غلام کی طرح ہے وہ کسی طرح مسلمان کی مثل نہیں ہو سکتا جو عدل کا حکم کرتا ہے اور صراط مستقیم پر قائم ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ گونگے ناکارہ غلام سے بتوں کو تمثیل دی گئی اور انصاف کا حکم دینا شان الٰہی کا بیان ہوا اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالٰی کے ساتھ بتوں کو شریک کرنا باطل ہے۔ کیونکہ انصاف قائم کرنے والے بادشاہ کے ساتھ گونگے اور ناکارہ غلام کو کیا نسبت

ف۱۶۸ اس میں اللہ تعالٰی کے کمال علم کا بیان ہے کہ وہ جمیع غیوب کا جاننے والا ہے اس پر کوئی چھپنے والی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس سے مراد علم قیامت ہے

ع ۱۶

ف۱۶۹ کیونکہ پلک مارنا بھی زمانہ چاہتا ہے جس میں پلک کی حرکت حاصل ہو اور اللہ تعالٰی جس چیز کا ہونا چاہے وہ کُن فرماتے ہی ہو جاتی ہے

أُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ

کیا کہ کچھ نہ جانتے تھے ف۱۷۰ اور تمھیں کان اور آنکھ اور دل

وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ

دیئے ف۱۷۱ کہ تم احسان مانو ف۱۷۲ کیا انھوں نے پرندے نہ دیکھے حکم کے

فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

باندھے آسمان کی فضا میں انھیں کوئی نہیں روکتا سوا اللہ کے بیشک اس میں نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا

ایمان والوں کو ف۱۷۴ اور اللہ نے تمھیں گھر دیئے بسنے کو ف۱۷۵

وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ

اور تمھارے لیے چوپایوں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے ف۱۷۶ جو تمھیں ہلکے پڑتے ہیں

ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَ

تمھارے سفر کے دن اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن اور اُن کی اُون اور ببری اور

اَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۸۰﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ

بالوں سے کچھ گرستی کا سامان ف۱۷۷ اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک اور اللہ نے تمھیں اپنی بنائی

مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّ

ہوئی چیزوں ف۱۷۸ سے سائے دیئے ف۱۷۹ اور تمھارے لیے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہ بنائی ف۱۸۰ اور

جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ

تمھارے لیے کچھ پہناوے بنائے کہ تمھیں گرمی سے بچائیں اور کچھ پہناوے ف۱۸۱ کہ لڑائی میں

بَاْسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾

تمھاری حفاظت کریں ف۱۸۲ یونہی اپنی نعمت تم پر پوری کرتا ہے ف۱۸۳ کہ تم فرمان مانو ف۱۸۴

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ

پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۱۸۵ تو اے محبوب تم پر نہیں مگر صاف پہنچا دینا ف۱۸۶ اللہ کی نعمت پہچانتے

ف۱۷۰ اور اپنی پیدائش کی ابتدا اور اوّل فطرت میں علم و معرفت سے خالی تھے۔

ف۱۷۱ کہ ان سے اپنا پیدائشی جہل دُور کرو

ف۱۷۲ اور علم و عمل سے فیض یاب ہو کر منعم کا شکر بجا لاؤ اور اس کی عبادت میں مشغول ہو اور اس کے حقوق نعمت ادا کرو۔

ف۱۷۳ گرنے سے باوجودیکہ جسم ثقیل بالطبع گرنا چاہتا ہے

ف۱۷۴ کہ اس نے انھیں ایسا پیدا کیا کہ وہ ہوا میں پرواز کر سکتے ہیں اور اپنے جسم ثقیل کی طبیعت کے خلاف ہوا میں ٹھہرے رہتے ہیں گرتے نہیں اور ہوا کو ایسا پیدا کیا کہ اس میں ان کی پرواز ممکن ہے ایماندار اس میں غور کر کے قدرت الٰہی کا اعتراف کرتے ہیں۔

ف۱۷۵ جن میں تم آرام کرتے ہو۔

ف۱۷۶ مثل خیمہ وغیرہ کے۔

ف۱۷۷ بچھانے اور اوڑھنے کی چیزیں مسئلہ یہ آیت اللہ کی نعمتوں کے بیان میں ہے مگر اس سے اشارۃً اون اور پشمینے اور بالوں کی طہارت اور ان سے نفع اٹھانے کی علت ثابت ہوتی ہے۔

ف۱۷۸ مکانوں دیواروں چھتوں درختوں اور ابر وغیرہ۔

ف۱۷۹ جس میں تم آرام کرتے ہو۔

ف۱۸۰ غار وغیرہ کہ امیر و غریب سب آرام کر سکیں۔

ف۱۸۱ زرہ و جوشن وغیرہ۔

ف۱۸۲ کہ تیر تلوار نیزے وغیرہ سے بچاؤ کا سامان ہو

ف۱۸۳ دنیا میں تمھارے حوائج و ضروریات کا سامان پیدا فرما کر۔

ف۱۸۴ اور اس کی نعمتوں کا اعتراف کر کے اسلام لاؤ اور دین برحق قبول کرو۔

ف۱۸۵ اور اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تصدیق کرنے سے اعراض کریں اور اپنے کفر پر جمے رہیں۔

ف۱۸۶ اور جب آپ نے پیام الٰہی پہنچا دیا تو آپ کا کام پورا ہو چکا اور نہ ماننے کا وبال ان کی گردن پر رہا۔

ف۱۸۷ یعنی جو نعمتیں کہ ذکر کی گئیں، ان سب کو پہچانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہیں پھر بھی اس کا شکر بجا نہیں لاتے۔ سدّی کا قول ہے کہ اللہ کی نعمت سے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ وہ حضور کو پہچانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور باوجود اس کے ف۱۸۸ اور دین اسلام قبول نہیں کرتے

اللّٰہِ ثُمَّ یُنۡكِرُوۡنَهَا وَاَكۡثَرُهُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۳﴾ وَیَوۡمَ نَبۡعَثُ

ہیں ف۱۸۷ پھر اس سے منکر ہوتے ہیں اور ان میں اکثر کافر ہیں ف۱۸۹ اور جس دن ف۱۹۰ ہم اٹھائیں

مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِیۡدًا ثُمَّ لَا یُؤۡذَنُ لِلَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا وَلَا

گے ہر اُمّت میں سے ایک گواہ ف۱۹۱ پھر کافروں کو نہ اجازت ہو ف۱۹۲ نہ

هُمۡ یُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوا الۡعَذَابَ فَلَا

وہ منائے جائیں ف۱۹۳ اور ظلم کرنے والے ف۱۹۴ جب عذاب دیکھیں گے اسی

یُخَفَّفُ عَنۡهُمۡ وَلَا هُمۡ یُنۡظَرُوۡنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَكُوۡا

وقت سے نہ وہ ان پر سے ہلکا ہو نہ انھیں مہلت ملے اور شرک کرنے والے جب اپنے شریکوں

شُرَكَآءَهُمۡ قَالُوۡا رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِیۡنَ كُنَّا نَدۡعُوۡا

کو دیکھیں گے ف۱۹۵ کہیں گے اے ہمارے رب یہ ہیں ہمارے شریک کہ ہم تیرے سوا پوجتے تھے

مِنۡ دُوۡنِكَ ۚ فَاَلۡقَوۡا اِلَیۡهِمُ الۡقَوۡلَ اِنَّكُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۸۶﴾ وَاَلۡقَوۡا

تو وہ ان پر بات پھینکیں گے کہ تم بے شک جھوٹے ہو ف۱۹۶ اور اس دن

اِلَی اللّٰهِ یَوۡمَئِذِ ۣ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا یَفۡتَرُوۡنَ ﴿۸۷﴾

ف۱۹۷ اللہ کی طرف عاجزی سے گریں گے ف۱۹۸ اور ان سے گم ہو جائیں گی جو بناوٹیں کرتے تھے

اَلَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ زِدۡنٰهُمۡ عَذَابًا

ف۱۹۹ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ہم نے عذاب

فَوۡقَ الۡعَذَابِ بِمَا كَانُوۡا یُفۡسِدُوۡنَ ﴿۸۸﴾ وَیَوۡمَ نَبۡعَثُ فِیۡ

پر عذاب بڑھایا ف۲۰۰ بدلہ ان کے فساد کا اور جس دن ہم ہر گروہ میں ایک

كُلِّ اُمَّةٍ شَهِیۡدًا عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَجِئۡنَا بِكَ شَهِیۡدًا

گواہ انھیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے ف۲۰۱ اور اے محبوب تمہیں ان سب

عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلۡنَا عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ تِبۡیَانًا لِّكُلِّ شَیۡءٍ وَّهُدًی

پر ف۲۰۲ شاہد بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے ف۲۰۳ اور ہدایت

ف۱۸۹ معاند کہ حسد و عناد سے کفر پر قائم رہتے ہیں۔

ف۱۹۰ یعنی روزِ قیامت۔

ف۱۹۱ جو ان کی تصدیق و تکذیب اور ایمان و کفر کی گواہی دے اور یہ گواہ ہیں انبیا علیہم السّلام۔

ف۱۹۲ معذرت کی یا کسی کلام کی یا دنیا کی طرف لوٹنے کی

ف۱۹۳ یعنی نہ اُن سے عتاب و ملامت دور کی جائے

ف۱۹۴ یعنی کفار ف۱۹۵ بتوں وغیرہ کو جنھیں پوجتے تھے۔

ف۱۹۶ جو ہمیں معبود بتاتے ہو۔ ہم نے تمھیں اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی۔ ف۱۹۷ مشرکین

ف۱۹۸ اور اس کے فرمانبردار ہونا چاہیں گے۔

ف۱۹۹ دنیا میں بتوں کو خدا کا شریک بتا کر۔

ف۲۰۰ ان کے کفر کا عذاب اور دوسروں کو خدا کی راہ سے روکنے اور گمراہ کرنے کا عذاب۔

ف۲۰۱ یہ گواہ انبیاء ہوں گے جو اپنی اپنی امتوں پر گواہی دیں گے۔

ف۲۰۲ امتوں اور ان کے شاہدوں پر جو انبیا ہوں گے جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہوا۔ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا (ابو السعود وغیرہ)

ف۲۰۳ جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ اور ترمذی کی حدیث میں ہے۔ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش آنے والے فتنوں کی خبر دی صحابہ نے اُن سے خلاص کا طریقہ دریافت کیا۔ فرمایا کتاب اللہ میں تم سے پہلے واقعات کی بھی خبر ہے تم سے بعد کے واقعات کی بھی اور تمھارے مابین کا علم بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا جو علم چاہے وہ قرآن کو لازم کرلے اس میں اوّلین و آخرین کی خبریں ہیں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امت کے سارے علوم حدیث کی شرح ہیں اور حدیث قرآن کی اور یہ بھی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی حکم بھی فرمایا وہ وہی تھا جو آپ کو قرآن پاک سے مفہوم ہوا اور ابوبکر بن مجاہد سے منقول ہے۔ انھوں نے ایک روز فرمایا کہ عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں جو کتاب اللہ یعنی قرآن شریف میں مذکور نہ ہوا اس پر کسی نے ان سے کہا۔ سراؤں کا ذکر کہاں ہے۔ فرمایا اس آیت میں لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ۔ ابن ابو الفضل مرسی نے کہا کہ اوّلین و آخرین کے تمام علوم قرآن پاک میں ہیں۔ غرض یہ کتاب جامع ہے، جمیع علوم کی جس کسی کو اس کا جتنا علم ملا ہے اتنا ہی جانتا ہے۔

وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ
اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو بیشک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف

وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ
اور نیکی ف۲۰۴ اور رشتہ داروں کے دینے کا ف۲۰۵ اور منع فرماتا ہے بے حیائی ف۲۰۶

وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ
اور بری بات ف۲۰۷ اور سرکشی سے ف۲۰۸ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔ اور اللہ کا عہد پورا کرو ف۲۰۹

اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ
جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کرکے نہ توڑو اور تم اللہ کو ف۲۱۰ اپنے اوپر ضامن کر

اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا
چکے ہو بے شک اللہ تمہارے سب کام جانتا ہے اور ف۲۱۱ اس عورت

كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ
کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کرکے توڑ دیا ف۲۱۲ اپنی قسمیں آپس میں ایک

اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ
بے اصل بہانہ بناتے ہو کہ کہیں ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ نہ ہو ف۲۱۳ اللہ تو اس سے

اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ
تمہیں آزماتا ہے اور ضرور تم پر ظاہر کردے گا قیامت کے دن ف۲۱۵ جس بات میں

تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ
جھگڑتے تھے ف۲۱۶ اور اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی امت کرتا ف۲۱۷ لیکن اللہ گمراہ کرتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾
ف۲۱۸ جسے چاہے اور راہ دیتا ہے ف۲۱۹ جسے چاہے اور ضرور تم سے ف۲۲۰ تمہارے کام پوچھے جائیں

وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ
گے ف۲۲۱ اور اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بنا لو کہ کہیں کوئی پاؤں ف۲۲۲ جمنے کے بعد لغزش

ف۲۰۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انصاف تو یہ ہے کہ آدمی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی گواہی دے اور نیکی اور فرائض کا ادا کرنا اور آپ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ انصاف شرک کا ترک کرنا اور نیکی اللہ کی اس طرح عبادت کرنا گویا وہ تمھیں دیکھ رہا ہے اور دوسروں کے لیے وہی پسند کرنا جو اپنے لیے پسند کرتے ہو اگر وہ مومن ہو تو اس کے برکات ایمان کی ترقی تمھیں پسند ہو اور اگر کافر ہو تو تمھیں یہ پسند آئے کہ وہ تمھارا اسلامی بھائی ہو جائے انھیں سے ایک اور روایت ہے اس میں ہے کہ انصاف توحید ہے اور نیکی اخلاص اور ان تمام روایتوں کا طرزِ بیان اگرچہ جدا جدا ہے۔ لیکن مآل و مدّعا ایک ہی ہے ف۲۰۵ اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اور نیک سلوک کرنے کا ف۲۰۶ یعنی ہر شرمناک مذموم قول و فعل۔

ع ۱۲ / ۱۸

ف۲۰۷ یعنی شرک و کفر و معاصی تمام ممنوعاتِ شرعیہ۔

ف۲۰۸ یعنی ظلم و تکبّر سے ابن عیینہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ عدل ظاہر و باطن دونوں میں برابر حق و طاعت بجالانے کو کہتے ہیں۔ اور احسان یہ ہے کہ باطن کا حال ظاہر سے بہتر ہو اور فحشاء و منکر و بغی یہ ہے کہ ظاہر اچھا ہو اور باطن ایسا نہ ہو۔ بعض مفسرین نے فرمایا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کا حکم دیا اور تین سے منع فرمایا۔ عدل کا حکم دیا اور وہ انصاف و مساوات ہے اقوال و افعال میں اس کے مقابل فحشاء یعنی بےحیائی ہے وہ قبیح اقوال و افعال ہیں اور احسان کا حکم فرمایا وہ یہ ہے کہ جس نے ظلم کیا اس کو معاف کرو اور جس نے برائی کی اس کے ساتھ بھلائی کرو۔ اس کے مقابل منکر ہے یعنی محسن کے احسان کا انکار کرنا اور تیسرا حکم اس آیت میں رشتہ داروں کو دینے اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اور شفقت و محبّت کا فرمایا اس کے مقابل بغی ہے اور اپنے آپ کو اونچا کھینچنا اور اپنے علاقہ داروں کے حقوق تلف کرنا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت تمام خیر و شر کے بیان کو جامع ہے یہی آیت حضرت عثمان بن مظعون کے اسلام کا سبب ہوئی جو فرماتے ہیں کہ اس آیت کے نزول سے ایمان میرے دل میں جگہ پکڑ گیا۔ اس آیت کا اثر اتنا زبردست ہوا کہ ولید بن مغیرہ اور ابوجہل جیسے سخت دل کفار کی زبانوں پر بھی اس کی تعریف آہی گئی اس لیے یہ آیت ہر خطبہ کے آخر میں پڑھی جاتی ہے۔

ف۲۰۹ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی تھی انھیں اپنے عہد کے وفا کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ حکم انسان کے ہر عہد نیک اور وعدہ کو شامل ہے۔

ف۲۱۰ اس کے نام کی قسم کھا کر۔

ف۲۱۱ تم عہد اور قسمیں توڑ کر۔

ف۲۱۲ مکہ مکرمہ میں ربطہ بنت عمرو ایک عورت تھی جس کی طبیعت میں بہت وہم تھا اور عقل میں فتور وہ دوپہر تک محنت کرکے سوت کاتا کرتی اور اپنی باندیوں سے بھی کتواتی اور دوپہر کے وقت اس کاتے ہوئے کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر ڈالتی اور باندیوں سے بھی تڑواتی یہی اس کا معمول تھا۔ معنی یہ ہیں کہ اپنے عہد کو توڑ کر اس عورت کی طرح بیوقوف نہ بنو ف۲۱۳ مجاہد کا قول ہے کہ لوگوں کا طریقہ یہ تھا کہ ایک قوم سے حلف کرتے اور جب دوسری قوم اس سے زیادہ تعداد یا مال یا قوت میں پاتے تو پہلوں سے جو حلف کیے تھے توڑ دیتے اور اب دوسرے سے حلف کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو منع فرمایا اور عہد کے وفا کرنے کا حکم دیا ف۲۱۴ کہ مطیع اور عاصی ظاہر ہو جائے ف۲۱۵ اعمال کی جزا دے کر ف۲۱۶ دنیا کے اندر ف۲۱۷ کہ تم سب ایک دین پر ہوتے ف۲۱۸ اپنے عدل سے ف۲۱۹ اپنے فضل سے ف۲۲۰ روز قیامت ف۲۲۱ جو تم نے دنیا میں کیے ف۲۲۲ راہ حق و طریقۂ اسلام سے۔

ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ

نہ کرے اور تمھیں برائی چکھنی ہو ۲۲۳ بدلہ اس کا کہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور تمھیں بڑا

وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا

عذاب ہو ۲۲۴ اور اللہ کے عہد پر تھوڑے دام مول نہ لو

قَلِيْلًا ۭ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا

ف۲۲۵ بے شک وہ ف۲۲۶ جو اللہ کے پاس ہے تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو جو

عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا

تمھارے پاس ہے ف۲۲۷ ہو چکے گا اور جو اللہ کے پاس ہے ف۲۲۸ ہمیشہ رہنے والا ہے اور ضرور ہم صبر کرنے والوں

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

کو ان کا وہ صلہ دیں گے جو ان کے سب سے اچھے کام کے قابل ہو ف۲۲۹ جو اچھا کام کرے

مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ

مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان ف۲۳۰ تو ضرور ہم اُسے اچھی زندگی جلائیں گے ف۲۳۱ اور

لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ

ضرور انہیں ان کا نیگ دیں گے جو ان کے سب سے بہتر کام کے لائق ہوں تو جب تم قرآن

الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ

پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے ف۲۳۲ بے شک اس کا کوئی

لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا

قابو ان پر نہیں جو ایمان لائے اور اپنے رب پر ہی بھروسا رکھتے ہیں ف۲۳۳ اس کا قابو

سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع وَ

تو انھیں پر ہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں اور اُسے شریک ٹھہراتے ہیں اور

اِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ

جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدلیں ف۲۳۴ اور اللہ خوب جانتا ہے جو اتارتا ہے ف۲۳۵ کافر

ف۲۲۳ یعنی عذاب۔

ف۲۲۴ آخرت میں۔

ف۲۲۵ اس طرح کہ دنیائے ناپائیدار کے قلیل نفع پر اس کو توڑ دو۔ ف۲۲۶ جزاء و ثواب۔

ف۲۲۷ سامان دنیا یہ سب فنا ہو جائے گا اور ختم

ف۲۲۸ اس کا خزانہ رحمت و ثواب آخرت۔

ف۲۲۹ یعنی ان کی ادنیٰ سی ادنیٰ نیکی پر بھی وہ اجر و ثواب دیا جائے گا جو وہ اپنی اعلیٰ نیکی پر پاتے (ابو السعود)۔

ف۲۳۰ یہ ضرور شرط ہے، کیونکہ کفار کے اعمال بے کار ہیں عمل صالح کے موجب ثواب ہونے کے لیے ایمان شرط ہے۔

ف۲۳۱ دنیا میں رزق حلال اور قناعت عطا فرما کر اور آخرت میں جنت کی نعمتیں دے کر بعض علماء نے فرمایا کہ اچھی زندگی سے لذت عبادت مراد ہے۔ حکمت مومن اگرچہ فقیر بھی ہو اس کی زندگانی دولت مند کافر کے عیش سے بہتر اور پاکیزہ ہے، کیونکہ مومن جانتا ہے کہ اس کی روزی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو اس نے مقدر کیا اس پر راضی ہوتا ہے اور مومن کا دل حرص کی پریشانیوں سے محفوظ اور آرام میں رہتا ہے اور کافر جو اللہ پر نظر نہیں رکھتا وہ حریص رہتا ہے اور ہمیشہ رنج و تعب اور تحصیل مال کی فکر میں پریشان رہتا ہے۔

ف۲۳۲ یعنی قرآن کریم کی تلاوت شروع کرتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھو یہ مستحب ہے، اعوذ الخ کے مسائل سورہ فاتحہ کی تفسیر میں مذکور ہو چکے

ف۲۳۳ وہ شیطانی وسوسے قبول نہیں کرتے۔

ف۲۳۴ اور اپنی حکمت سے ایک حکم کو منسوخ کر کے دوسرا حکم دیں۔ شان نزول مشرکین مکہ اپنی جہالت سے نسخ پر اعتراض کرتے تھے اور اس کی حکمتوں سے ناواقف ہونے کے باعث اس کو تمسخر بناتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ایک روز ایک حکم دیتے ہیں اور دوسرے روز اور دوسرا ہی حکم دے دیتے ہیں اور وہ اپنے دل سے باتیں بناتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۳۵ کہ اس میں کیا حکمت اور اس کے بندوں کے لیے اس میں کیا مصلحت ہے۔

ع ۱۳ ۱۹

أَنتَ مُفْتَرٍۭ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾ قُلْ نَزَّلَهُۥ رُوحُ ٱلْقُدُسِ

کہیں تم تو دل سے بنا لاتے ہو ف۲۳۶ بلکہ ان میں اکثر کو علم نہیں ف۲۳۷ تم فرماؤ اسے پاکیزگی کی روح ف۲۳۸

مِن رَّبِّكَ بِٱلْحَقِّ لِيُثَبِّتَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ

نے اتارا تمہارے رب کی طرف سے ٹھیک ٹھیک کہ اس سے ایمان والوں کو ثابت قدم کرے اور

لِلْمُسْلِمِينَ ﴿١٠٢﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُۥ بَشَرٌ ۗ

ہدایت اور بشارت مسلمانوں کو۔ اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں یہ تو کوئی آدمی سکھاتا ہے۔

لِّسَانُ ٱلَّذِى يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِىٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِىٌّ

جس کی طرف ڈھالتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ روشن عربی زبان

مُّبِينٌ ﴿١٠٣﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ لَا يَهْدِيهِمُ ٱللَّهُ

ف۲۳۹ بیشک وہ جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے ف۲۴۰ اللہ انھیں راہ نہیں دیتا

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾ إِنَّمَا يَفْتَرِى ٱلْكَذِبَ ٱلَّذِينَ لَا

اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ف۲۴۱ جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان

يُؤْمِنُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَٰذِبُونَ ﴿١٠٥﴾ مَن كَفَرَ بِٱللَّهِ

نہیں رکھتے ف۲۴۲ اور وہی جھوٹے ہیں جو ایمان لاکر اللہ کا

مِنۢ بَعْدِ إِيمَٰنِهِۦٓ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُۥ مُطْمَئِنٌّۢ بِٱلْإِيمَٰنِ

منکر ہو ف۲۴۳ سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو ف۲۴۴ ہاں وہ

وَلَٰكِن مَّن شَرَحَ بِٱلْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَ

جو دل کھول کر ف۲۴۵ کافر ہو ان پر اللہ کا غضب ہے اور

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٦﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ ٱسْتَحَبُّوا۟ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا

ان کو بڑا عذاب ہے یہ اس لیے کہ انھوں نے دنیا کی زندگی آخرت

عَلَى ٱلْءَاخِرَةِ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿١٠٧﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ

سے پیاری جانی ف۲۴۶ اور اس لیے کہ اللہ (ایسے) کافروں کو راہ نہیں دیتا یہ ہیں

ف۲۳۶ اللہ تعالیٰ نے اس پر کفار کی تجہیل فرمائی اور ارشاد کیا ف۲۳۷ اور وہ نسخ و تبدیل کی حکمت و فوائد سے خبردار نہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ قرآن کریم کی طرف افتراء کی نسبت ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ جس کلام کے مثل بنانا قدرت بشری سے باہر ہے وہ کسی انسان کا بنایا ہوا کیسے ہو سکتا ہے، لہٰذا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب ہوا۔

ف۲۳۸ یعنی حضرت جبریل علیہ السلام ف۲۳۹ قرآن کریم کی حلاوت اور اس کے علوم کی نورانیت جب قلوب کی تسخیر کرنے لگی اور کفار نے دیکھا کہ دنیا اس کی گرویدہ ہوتی چلی جاتی ہے اور کوئی تدبیر اسلام کی مخالفت میں کامیاب نہیں ہوتی تو انھوں نے طرح طرح کے افتراء اٹھانے شروع کیے کبھی اس کو سحر بتایا کبھی پہلوں کے قصے اور کہانیاں کہا کبھی یہ کہا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ خود بنالیا ہے اور ہر طرح کوشش کی کہ کسی طرح لوگ اس کتاب مقدس کی طرف سے بدگمان ہوں انھیں مکاریوں میں سے ایک مکر یہ بھی تھا کہ انھوں نے ایک عجمی غلام کی نسبت یہ کہا کہ وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھاتا ہے اس کے رد میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ ایسی باطل باتیں دنیا میں کون قبول کر سکتا ہے جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے ہیں وہ تو عجمی ہے ایسا کلام بنانا اس کے تو کیا امکان میں ہوتا۔ تمہارے فصحاء و بلغاء جن کی زبان دانی پر اہل عرب کو فخر و ناز ہے وہ سب کے سب حیران ہیں اور چند جملے قرآن کی مثل بنانا انھیں محال اور ان کی قدرت سے باہر ہے تو ایک عجمی کی طرف ایسی نسبت کس قدر باطل اور بے شرمی کا فعل ہے۔ خدا کی شان جس غلام کی طرف کفار یہ نسبت کرتے تھے اس کو بھی اس کلام کے اعجاز نے تسخیر کیا اور وہ بھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حلقہ بگوش طاعت ہوا اور صدق و اخلاص کے ساتھ اسلام لایا۔

ف۲۴۰ اور اس کی تصدیق نہیں کرتے۔

ف۲۴۱ بسبب انکار قرآن و تکذیب رسول علیہ السلام کے۔

ف۲۴۲ یعنی جھوٹ بولنا اور افتراء کرنا بے ایمانوں ہی کا کام ہے **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کبیرہ گناہوں میں بدترین گناہ ہے ف۲۴۳ اس پر اللہ کا غضب۔

ف۲۴۴ وہ مغضوب نہیں **شانِ نزول** یہ آیت عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی انھیں اور ان کے والد یاسر اور ان کی والدہ سمیہ اور صہیب اور بلال اور خباب اور سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پکڑ کر کفار نے سخت ایذائیں دیں تاکہ وہ اسلام سے پھر جائیں لیکن یہ حضرات نہ پھرے تو کفار نے حضرت عمار کے والدین کو بہت بے رحمیوں سے قتل کیا اور عمار ضعیف تھے بھاگ نہیں سکتے تھے انھوں نے مجبور ہو کر جب دیکھا جان پر بن گئی تو بادل نخواستہ کلمۂ کفر کا تلفظ کر دیا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ عمار کافر ہو گئے فرمایا ہرگز نہیں عمار سر سے پاؤں تک ایمان سے پر ہیں اور اس کے گوشت اور خون میں ذوقِ ایمانی سرایت کر گیا ہے پھر حضرت عمار روتے ہوئے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضور نے فرمایا کیا ہوا، عمار نے عرض کیا اے خدا کے رسول بہت ہی برا ہوا اور بہت ہی برے کلمے میری زبان پر جاری ہوئے ارشاد فرمایا اس وقت تیرے دل کا کیا حال تھا عرض کیا دل ایمان پر خوب جما ہوا تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شفقت و رحمت فرمائی اور فرمایا کہ اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو یہی کرنا چاہیئے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (خازن) **مسئلہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ حالت اکراہ میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو تو کلمۂ کفر کا اجراء جائز ہے جبکہ آدمی کو اپنے جان یا کسی عضو کے تلف ہونے کا خوف ہو۔ **مسئلہ** اگر اس حالت میں بھی صبر کرے اور قتل کر ڈالا جائے تو وہ ماجور اور شہید ہوگا جیسا کہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبر کیا اور وہ سولی پر چڑھا کر شہید کر ڈالے گئے، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں سید الشہداء فرمایا **مسئلہ** جس شخص کو مجبور کیا جائے اگر اس کا دل ایمان پر جما ہوا نہ ہو وہ کلمۂ کفر زبان پر لانے سے کافر ہو جائے گا **مسئلہ** اگر کوئی شخص بغیر مجبوری کے تمسخر یا جہل سے کلمۂ کفر زبان پر جاری کرے کافر ہو جائے گا (تفسیر احمدی) ف۲۴۵ رضامندی اور اعتقاد کے ساتھ ف۲۴۶ اور حب یہ دنیا ارتداد پر اقدام کرنے کا سبب ہے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ

وہ جن کے دل اور کان اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے ف٢٤٧ اور وہی غفلت

هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٠٨﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٠٩﴾

میں پڑے ہیں ف٢٤٨ آپ ہی ہوا کہ آخرت میں وہی خراب ہیں ف٢٤٩

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ

پھر بے شک تمہارا رب ان کے لیے جنھوں نے اپنے گھر چھوڑے ف٢٥٠ بعد اس کے کہ ستائے

جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١١٠﴾

گئے ف٢٥١ پھر انھوں نے ف٢٥٢ جہاد کیا اور صابر رہے بیشک تمہارا رب اس ف٢٥٣ کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان

يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا وَتُوَفَّىٰ كُلُّ

جس دن ہر جان اپنی ہی طرف جھگڑتی آئے گی ف٢٥٤ اور ہر جان کو اس کا کیا پورا

نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١١١﴾ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا

بھر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا ف٢٥٥ اور اللہ نے کہاوت بیان فرمائی

قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ

ف٢٥٦ ایک بستی ف٢٥٧ کہ امان و اطمینان سے تھی ف٢٥٨ ہر طرف سے اس کی روزی کثرت سے

مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَ

آتی تو وہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی ف٢٥٩ تو اللہ نے اسے یہ سزا چکھائی

الْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْهُمْ

کہ اسے بھوک اور ڈر کا پہناوا پہنایا ف٢٦٠ بدلہ ان کے کیے کا۔ اور بیشک ان کے پاس انھیں میں سے

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿١١٣﴾ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ

ایک رسول تشریف لایا ف٢٦١ تو انھوں نے اسے جھٹلایا تو انھیں عذاب نے پکڑا ف٢٦٢ اور وہ بے انصاف تھے

اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿١١٤﴾

تو اللہ کی دی ہوئی روزی ف٢٦٣ حلال پاکیزہ کھاؤ ف٢٦٤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسے پوجتے ہو۔

ف٢٤٧ نہ وہ تدبر کرتے ہیں نہ مواعظ و نصائح پر کان رکھتے ہیں نہ طریق رشد و صواب کو دیکھتے ہیں ف٢٤٨ کہ اپنی عاقبت و انجام کار کو نہیں سوچتے ف٢٤٩ کہ ان کے لیے دائمی عذاب ہے ف٢٥٠ اور مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کو ہجرت کی ف٢٥١ کفار نے ان پر سختیاں کیں اور انھیں کفر پر مجبور کیا ف٢٥٢ ہجرت کے بعد ف٢٥٣ ہجرت و جہاد و صبر ف٢٥٤ وہ روز قیامت ہے، جب ہر ایک نفسی نفسی کہتا ہوگا اور سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی ف٢٥٥ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ روز قیامت لوگوں میں خصومت یہاں تک بڑھے گی کہ روح و جسم میں جھگڑا ہوگا روح کہے گی یا ربّ میرے ہاتھ تھا کہ میں کسی کو پکڑتی نہ پاؤں تھا کہ چلتی نہ آنکھ کہ دیکھتی جسم کہے گا یا ربّ میں تو لکڑی کی طرح تھا نہ میرا ہاتھ پکڑ سکتا تھا نہ پاؤں چل سکتا تھا نہ آنکھ دیکھ سکتی تھی جب یہ روح نوری شعاع کی طرح آئی تو اس سے میری زبان بولنے لگی آنکھ بینا ہوگئی پاؤں چلنے لگے، جو کچھ کیا اس نے کیا۔ اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرمائے گا کہ ایک اندھا اور ایک لولا دونوں ایک باغ میں گئے۔ اندھے کو تو پھل نظر نہیں آتے تھے اور لولے کا ہاتھ ان تک نہیں پہنچتا تھا تو اندھے نے لولے کو اپنے اوپر سوار کر لیا اس طرح انھوں نے پھل توڑے تو سزا کے وہ دونوں مستحق ہوئے۔ اس لیے روح اور جسم دونوں ملزم ہیں۔

ف٢٥٦ ایسے لوگوں کے لیے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا اور وہ اس نعمت پر مغرور ہو کر ناشکری کرنے لگے کافر ہو گئے یہ سبب اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا ہوا۔ ان کی مثال ایسی سمجھو جیسے کہ۔

ف٢٥٧ مثل مکہ کے۔

ف٢٥٨ نہ اس پر غنیم چڑھتا نہ وہاں کے لوگ قتل و قید کی مصیبت میں گرفتار کیے جاتے۔

ف٢٥٩ اور اس نے اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی۔

ف٢٦٠ کہ سات برس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بد دعا سے قحط اور خشک سالی کی مصیبت میں گرفتار رہے یہاں تک کہ مردار کھاتے تھے پھر امن و اطمینان کے بجائے خوف و ہراس ان پر مسلط ہوا اور ہر وقت مسلمانوں کے حملے اور لشکر کشی کا اندیشہ رہنے لگا۔

ف٢٦١ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ف٢٦٢ بھوک اور خوف کے۔

ف٢٦٣ جو اس نے سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے عطا فرمائی۔

ف٢٦٤ بجائے ان حرام اور خبیث اموال کے جو کھایا کرتے تھے لوٹ غصب اور خبیث مکاسب سے حاصل کیے ہوئے جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں مخاطب مسلمان ہیں اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مخاطب مشرکین مکہ ہیں کلبی نے کہا کہ جب اہل مکہ قحط کے سبب بھوک سے پریشان ہوئے اور تکلیف کی برداشت نہ رہی تو ان کے سرداروں نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ سے دشمنی تو مرد کرتے ہیں۔ عورتوں اور بچوں کو جو تکلیف پہنچ رہی ہے اس کا خیال فرمایئے اس پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ ان کے لیے طعام لے جایا جائے اس آیت میں اس کا بیان ہوا ان دونوں قولوں میں اوّل صحیح تر ہے (خازن)

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ

تم پر تو یہی حرام کیا ہے مُردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے

اللَّهِ بِهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٥﴾

وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا ف۲۶۵ پھر جو لاچار ہو ف۲۶۶ نہ خواہش کرتا اور نہ حد سے بڑھتا ف۲۶۷ تو بیشک اللہ

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ

بخشنے والا مہربان ہے۔ اور نہ کہو اسے جو تمھاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے

لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ

کہ اللہ پر جھوٹ باندھو ف۲۶۸ بے شک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں

الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿١١٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١٧﴾

ان کا بھلا نہ ہوگا تھوڑا برتنا ہے ف۲۶۹ اور ان کے دردناک عذاب ف۲۷۰

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِن قَبْلُ ۖ

اور خاص یہودیوں پر ہم نے حرام فرمائیں وہ چیزیں جو پہلے تمھیں ہم نے سنائیں ف۲۷۱

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٨﴾ ثُمَّ إِنَّ

اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ف۲۷۲ پھر بے شک

رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِ

تمھارا رب ان کے لیے جو نادانی سے ف۲۷۳ برائی کر بیٹھیں پھر اس کے بعد توبہ کریں

ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٩﴾

اور سنور جائیں بیشک تمھارا رب اسکے بعد ف۲۷۴ ضرور بخشنے والا مہربان ہے

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ

بیشک ابراہیم ایک امام تھا ف۲۷۵ اللہ کا فرمانبردار اور سب سے جدا ف۲۷۶ اور مشرک نہ تھا

الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٠﴾ شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ۚ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ

ف۲۷۷ اس کے احسانوں پر شکر کرنے والا اللہ نے اسے چن لیا ف۲۷۸ اور اسے سیدھی

ف۲۶۵ یعنی اس کو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

ف۲۶۶ اور ان حرام چیزوں میں سے کچھ کھانے پر مجبور ہو۔

ف۲۶۷ یعنی قدر ضرورت پر صبر کرکے۔

ف۲۶۸ زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال بعض چیزوں کو حرام کر لیا کرتے تھے اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دیا کرتے تھے اس کی ممانعت فرمائی گئی اور اس کو اللہ پر افترا فرمایا گیا آج کل بھی جو لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتا دیتے ہیں۔ جیسے میلاد شریف کی شیرینی۔ فاتحہ گیارہویں عرس وغیرہ ایصال ثواب کی چیزیں جن کی حرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی انھیں اس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہیئے۔ کہ ایسی چیزوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ شرعاً حرام ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر افترا کرنا ہے۔

ف۲۶۹ اور دنیا کی چند روزہ آسائش ہے جو باقی رہنے والی نہیں۔

ف۲۷۰ ہے آخرت میں۔

ف۲۷۱ سورۂ انعام میں آیت وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ الآیہ میں۔

ف۲۷۲ بغاوت و معصیت کا ارتکاب کرکے جس کی سزا میں وہ چیزیں ان پر حرام ہوئیں۔ جیسا کہ آیت فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ میں ارشاد فرمایا گیا۔

ع ۱۵ / ۹ / ۲۱

ف۲۷۳ بغیر انجام سوچے

ف۲۷۴ یعنی توبہ کے۔

ف۲۷۵ نیک خصائل اور پسندیدہ اخلاق اور حمیدہ صفات کا جامع۔

ف۲۷۶ دین اسلام پر قائم۔

ف۲۷۷ اس میں کفارِ قریش کی تکذیب ہے جو اپنے آپ کو دینِ ابراہیمی پر خیال کرتے تھے۔

ف۲۷۸ اپنی نبوت و خلت کے لیے۔

مُسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ

راہ دکھائی اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی ف۲۷۹ اور بیشک وہ آخرت میں شایان

الصّٰلِحِيْنَ ؕ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ

قرب ہے پھر ہم نے تمہیں وحی بھیجی کہ دینِ ابراہیم کی پیروی کرو جو ہر باطل سے الگ تھا

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ

اور مشرک نہ تھا ف۲۸۰ ہفتہ تو انھیں پر رکھا گیا تھا جو اس میں مختلف ہو

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

گئے ف۲۸۱ اور بے شک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کردے گا جس بات

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ

میں اختلاف کرتے تھے ف۲۸۲ اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ ف۲۸۳ پکی تدبیر اور اچھی

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ

نصیحت سے ف۲۸۴ اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو ف۲۸۵ بیشک

رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ

تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے

بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَ

راہ والوں کو اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی ف۲۸۶ اور

لَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا

اگر تم صبر کرو ف۲۸۷ تو بے شک صبر والوں کو صبر سب سے اچھا اور اے محبوب تم صبر کرو اور تمہارا صبر

بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِیْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ ف۲۸۸ اور ان کے فریبوں سے دل تنگ نہ ہو ف۲۸۹

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع

بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں

ع ۱۶ / ۹ / ۲۲

ف۲۷۹ رسالت و اموال و اولاد و ثنا حسن و قبول عام کہ تمام ادیان والے مسلمان اور یہود اور نصاریٰ اور عرب کے مشرکین سب ان کی عظمت کرتے اور ان سے محبت رکھتے ہیں

ف۲۸۰ اتباع سے مراد یہاں عقائد و اصول دین میں موافقت کرنا ہے۔ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس اتباع کا حکم دیا گیا اس میں آپ کی عظمت و منزلت اور رفعت درجت کا اظہار ہے کہ آپ کا دین ابراہیمی کی موافقت فرمانا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ان کے تمام فضائل و کمالات میں سب سے اعلیٰ فضل و شرف ہے۔ کیونکہ آپ اکرم الاوّلین و آخرین ہیں۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا اور تمام انبیاء اور کل خلق سے آپ کا مرتبہ افضل و اعلیٰ ہے۔ شعر

تو اصلی و باقی طفیل تو اند تو شاہی و مجموع خیل تو اند

ف۲۸۱ یعنی شنبہ کی تعظیم اور اس روز شکار ترک کرنا اور وقت کو عبادت کے لیے فارغ کرنا یہود پر فرض کیا گیا تھا اور اس کا واقعہ اس طرح ہوا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انھیں روز جمعہ کی تعظیم کا حکم فرمایا تھا اور ارشاد کیا تھا کہ ہفتہ میں ایک دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے خاص کرو اس دن کچھ کام نہ کرو اس میں انھوں نے اختلاف کیا اور کہا کہ وہ دن جمعہ نہیں بلکہ سنیچر ہونا چاہیئے بجز ایک چھوٹی سی جماعت کے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کی تعمیل میں جمعہ پر ہی راضی ہو گئی تھی اللہ تعالیٰ نے یہود کو سنیچر کی اجازت دے دی اور شکار حرام فرما کر ابتلاء میں ڈال دیا تو جو لوگ جمعہ پر راضی ہو گئے تھے وہ تو مطیع رہے اور انھوں نے اس حکم کی فرمانبرداری کی باقی لوگ صبر نہ کر سکے انھوں نے شکار کیے اور نتیجہ یہ ہوا کہ مسخ کیے گئے یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ سورۂ اعراف میں بیان ہو چکا ہے۔

ف۲۸۲ اس طرح کہ مطیع کو ثواب دے گا اور عاصی کو عقاب فرمائے گا اس کے بعد سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا جاتا ہے۔

ف۲۸۳ یعنی خلق کو دین اسلام کی دعوت دو۔

ف۲۸۴ پکی تدبیر سے وہ دلیلِ محکم مراد ہے جو حق کو واضح اور شبہات کو زائل کر دے اور اچھی نصیحت سے ترغیبات و ترہیبات مراد ہیں۔

ف۲۸۵ بہتر طریق سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے بلائیں۔ **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ دعوت حق اور اظہار حقانیتِ دین کے لیے مناظرہ جائز ہے۔

ف۲۸۶ یعنی سزا بقدر جنایت ہو اس سے زائد نہ ہو۔ **شانِ نزول** جنگِ اُحد میں کفار نے مسلمانوں کے شہداء کے چہروں کو زخمی کر کے ان کی شکلوں کو تبدیل کیا تھا اور ان کے پیٹ چاک کیے تھے ان کے اعضاء کاٹے تھے ان شہداء میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب انھیں دیکھا تو حضور کو بہت صدمہ ہوا اور حضور نے قسم کھائی کہ ایک حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بدلہ ستّر کافروں سے لیا جائے گا اور ستّر کا یہی حال کیا جائے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور نے وہ ارادہ ترک فرمایا اور اپنی قسم کا کفارہ دیا۔ **مسئلہ** مُثلہ یعنی ناک کان وغیرہ کاٹ کر کسی کی ہیئت کو تبدیل کرنا شرع میں حرام ہے (مدارک)

ف۲۸۷ اور انتقام نہ لو ف۲۸۸ اگر وہ ایمان نہ لائیں ف۲۸۹ کیونکہ ہم تمہارے معین و ناصر ہیں۔